رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر کے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

فہرست مضامین
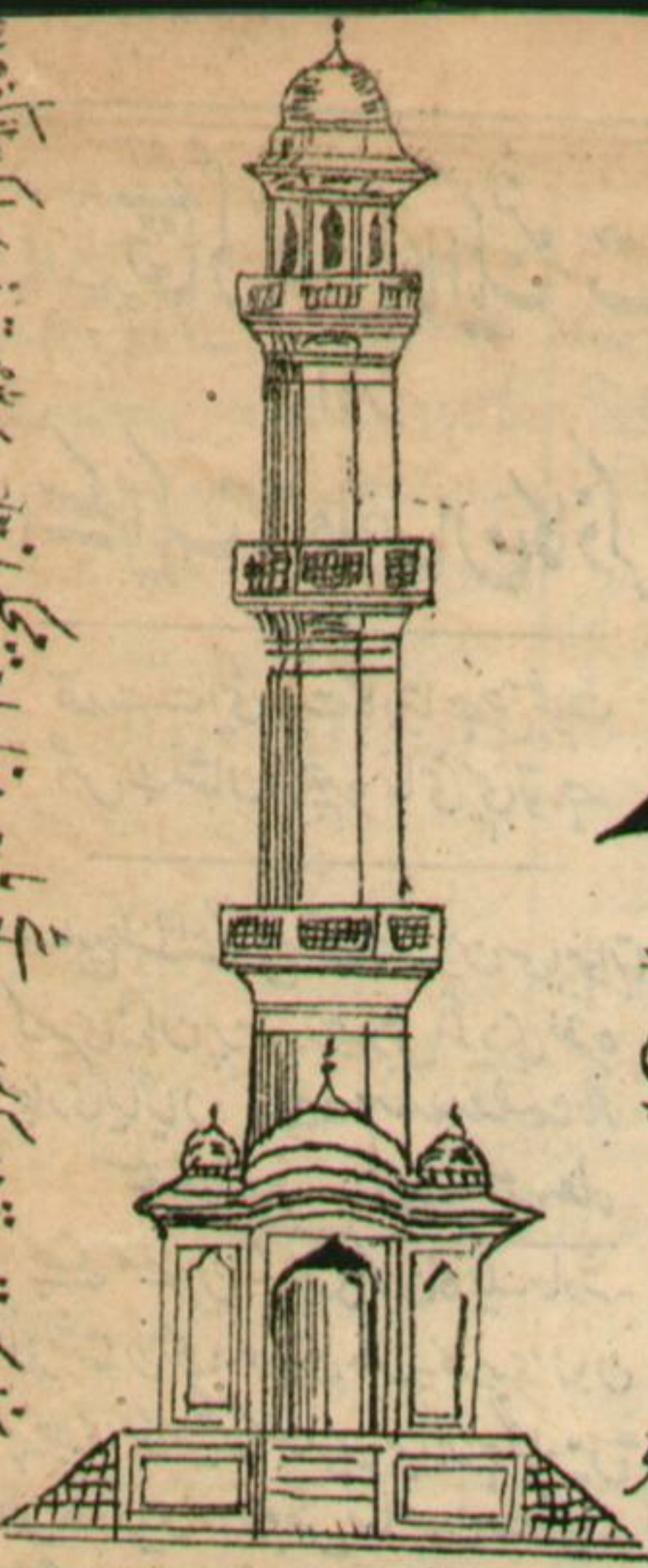
نمبر ۱۰ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

تازہ الہامات و رؤیاء

۱۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - آج بروز یک شنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں - اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے اوسکو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں اتنے میں میں نے محمود احمد کو دیکھا اس کے ساتھ ایک انگریز ہے - وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اوس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں - پھر اوس چوبارہ کیطرف آ گیا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں - گویا اوس کے اندر جاکر تلاشی کرنا چاہتا ہے - اوسوقت میں دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے اوس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اوس چوبارہ میں جائیں - انگریز تلاشی کرے گا - اور میرے دل میں گذرا کہ اوس میں وہ کاغذات پڑے ہیں جو نو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھیگا اتنے میں آنکھ کھل گئی - معلوم نہیں اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے - اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہہ دیکھا تھا - یعنی یہ الہام ہوا تھا - "کہ عورت کی چال" انی الی لما سبقتانی - بریّت - اذ کففت عن بنی اسرائیل -

میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے - کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کرے گا - جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دہوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو سکے آخر بریّت ہوگی - مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو میں نے اب دیکھا اسکے کوئی اور معنی ہوں لیکن ظاہر معنے یہی ہیں - واللہ اعلم -

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے - کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کیطرف اشارہ ہے - یعنی اس ابتلا کا خاتمہ اچھا ہوگا اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا اور اپنی نصرت سے ابتلا سے رہائی دیگا - اور آخر یہ ابتلا نشان کی صورت میں ہو جائیگا -

تازہ الہام - ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء - (۱) رفیقوں کو کہدیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانیکا وقت آ گیا ہے -

(۲) قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک ترجمہ - کہا تیرے رب نے کہ وہ تقدیر اترنیوالی ہے جس سے تو راضی ہو جائیگا - فرمایا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی عجائب کام اللہ تعالیٰ دکھلانیوالا ہے -

ملفوظات میں سے کچھ

۱۹ - مارچ ۱۹۰۶ء - فرمایا - اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آیندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے -

فرمایا - عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تھا وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا - برخلاف اسکے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تھا اسواسطے ذلیل ہوا اور پھانسی دیا گیا -

فرمایا - عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا - حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں خوبی تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ ...... اعلےٰ درجہ کے تعلقات ہوں اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کرینگے اسواسطے پہلے ہی سے اوسکا وہ حال ہوا جس سے ہر بات میں اوسکا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے -

فرمایا - ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اسکے یہ معنی ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا - اگر قیامت کے دن حضرت عیسیٰ یہ کلمہ بولے گا تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جانیکا ذکر ہوگا مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں - اور اگر اس آیت کے یہ معنی لئے جائیں کہ جب میں فوت ہو گیا یعنی مر گیا - لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے - اور انکا مذہب راستی پر ہے -

ایک شخص نے ذکر کیا کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے - فرمایا صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں - یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں فرمایا ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں لے کر پھرا کرتا تھا اور کوچہ میں سے گذر رہا تھا - راستے میں ایک بڑھیا نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے اسنے کہا کیا کوئی دوست کا نام بھی گن کر لیتا ہے اس نے اوسی جگہ تسبیح پھینکدی - اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں اونکو کون گن سکتا ہے -

فاعتبروا یا اولی الابصار

سیالکوٹ سے منشی کریم بخش صاحب مالک رسالہ انوار الاسلام کی وفات کی خبر پہنچی ہے جو مکرمی سید حامد شاہ صاحب کے الفاظ میں ذیل میں چھاپ دیا ہے یہہ واقعہ ایک سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی تھوڑی دیر کے لئے سنسنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرے -

افسوس تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہو کر اپنے مامور کی سچائی کو ثابت کر رہی ہے مگر بد نہاد بد باطن مخالف اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے بھی ایسے واقعات سے عبرت نہیں پکڑتے اور بڑی دیدہ دلیری سے خدا کے نشان کو جھٹلاتے ہیں - افسوس پس اس واقعہ کے اندراج کی ایسے نسبی نقل لوگوں کو کچھ فائدہ نہو گا بلکہ اس سے وہی فائدہ اٹھائیں گے جو دیدہ و دل رکھتے ہیں - انوار الاسلام کے خریدار مرحوم کے یتیم بچوں سے ساتھ خاص ہمدردی کریں - وہ خط یہ ہے - ایڈیٹر

ایک عبرت ناک اور سخت دلوں کو ہلا دینے والی کارروائی طاعون نے ایک محلہ میں ایک خاص گھرانہ پر کی ہے اللہ اللہ کل وہ گھر بڑے بڑے جوان مردوں سے بھرا ہوا تھا آج سوائے چند عورتوں اور یتیم بچوں کے کوئی وہاں نظر نہیں آتا - یہہ گھرانہ منشی کریم بخش ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام کا ہے -

جواب کے ستحق زیادہ ہے اسکا جواب حسب ذیل ہے۔

ج۔ قادر مطلق اللہ تعالے کا نام نہیں قرآن مجید مین کسی صحیح حدیث مین میرے علم مین نہیں ہو اگر ہاں القادر اللہ تعالے کا نام آیا ہے جو اسما حسنی مین سے ہے۔ اسکے معنے مین وہ کل ایسی اشیاء پر قادر ہے۔ جو اسکے صفات کاملہ اور اسماء حسنی اور کمالات کے خلاف نہیں۔

مگر یاد رہے کہ قدرت اور چیز ہے اور تعلق قدرت اور چیز ہے مثلاً ایک خاوند والی عورت کو قدرت ہے کہ اگر اسکی تسلی اپنے خاوند سے نہ ہوسکے۔ یا خواہش ہو اور خاوند موجود نہ ہو یا خاوند سفر پر ہو یا اپنے خاوند سے اولاد نہ ہوتی ہو تو کسی غیر آدمی سے منہ کالا کرے۔

یا مثلاً ایک مرد کو قدرت ہے کہ اپنی بی بی کو کسی غیر مرد کے ساتھ اولاد کے لئے اپنے گھر مین بلاکر ہم بستر کرادے جیسے آریہ مت مین اسکی اجازت ہے۔ دیکھو قدرت ہے۔ مگر ایسے امور مین تعلق قدرت ایک شریف با غیرت مسلمان نہین کرسکتا۔ بلکہ اپنے متعلقین کی نسبت سُننا بھی پسند نہین کرتا۔

(۲) ازلی منسوب ہے طرف لم یزل کے اس معنے سے ہم تمام مخلوق کو ازلی کہہ سکتے ہین۔ جو موجود ہوچکی ہے یا آئندہ پیدا ہوگی۔

اگر ازلی کے معنے ہین کہ کسکی بنائی ہوئی نہین تو اس معنی کرکے روح ازلی نہین کیونکہ روح اللہ تعالے کی بنائی ہوئی چیز ہے۔ بلکہ کل عالم سوا اللہ کے اللہ تعالے کی مخلوق ہے۔ اور وہ رب العالمین پیدا کرنے والا اور ترقی دینے والا تمام جہانون کا ہر حسب حسب جس جس کو چاہا پیدا کیا اگرچہ تمام مخلوق ازل کیطرف منسوب ہے۔ مگر اس کا ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے۔

فانی کے معنے ہین فنا کیطرف منسوب۔ اور فنا تغیر کا نام ہے۔ ہر چیز متغیر مخلوق ہے اور ہر مخلوق ہر وقت فنا کیطرف چل رہی ہے جیسے فرمایا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ ۲۷

اور اگر ازلی کے معنے کسی کے نزدیک غیر مخلوق چیز کے ہوں تو ہمارے نزدیک بلکہ کل عقلمندون کے نزدیک وہ ذات بابرکات مستجمع جمیع صفات کاملہ کا نام ہے زمانہ کا ہر جزو پیدا ہوتا اور فنا بھی ہوتا ہے۔

روح ہر ایک ذی روح کی اسکے بدن کی ایک حد تک تیار ہونے کے بعد اللہ تعالی پیدا کرتا ہے نہ خود بخود پیدا ہوتی ہے کہ اس وقت کسی گہاس بوٹی کے ذریعہ ماں کے پیٹ مین کسی بچہ کے لئے داخل ہوجاوے

اور نہ ازلی بمعنی غیر مخلوق ہے۔ اگر ازلی بمعنی غیر مخلوق ہے یا ازلی بمعنی قدیمی مانی جاوے تو بعض اشیاء اللہ تعالے کی صفت قدم اور غیر مخلوق ہونے مین شریک بھی ماننی پڑینگی۔ اور اللہ تعالے وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے وَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ اور بعض اشیاء خدا تعالے کے مانند ماننی پڑینگی۔ صفت قدم اور غیر مخلوق ہونے مین اور اللہ تعالے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ ۲۵ ہے یعنے اوس جیسے کسی صفت مین بھی کوئی شے نہین یعنے اگر بفرض محال کوئی شے اللہ تعالے کی مثل بھی فرض کرلی جاوے تو اوس مثل کی مثل بھی کسی صفت مین کوئی شے نہین۔ اور بعض اشیاء اگر غیر مخلوق فرض کی جاوین تو اللہ تعالے کی صفت خالقیت ناقص ماننی پڑیگی اور اللہ تعالے خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۲۴ ہر چیز کا خالق ہے اور عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱/۲ اور سب تکمیل ہے۔ غرض اللہ تعالے کی بہت سی صفات ناقص اور ادہوری یا بیکار ماننی پڑینگی۔ بلکہ سب سے بڑھکر یہہ مشکل پیش آویگی کہ اگر تمام ارواح نیکی مین ایسی ترقی کر جاوین کہ کوئی گناہ بھی نکرین تو پھر پرمیشر صاحب کا معاً دیوالا نکل جاوے اور تمام اشیاء جنپر جبراً قبضہ جماکر تناسخ کے چکر مین دیکر اپنی رونق اور شغل یا خدائی بنائے بیٹھا تھا۔ وہ سب کے سب اوس کے تصرف سے باہر ہوجاوین تعالے اللہ عَمَّا يَصِفُوْنَ غرض اللہ تعالے ہمیشہ ارواح کو پیدا کرتا رہتا ہے اور ارواح انسانی کو اللہ تعالے نے ابد کے لئے بنایا ہے جیسے اللہ تعالے اہل جنت کی نسبت فرماتا ہے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۱۲/۹

یعنے نیک لوگ ہمیشہ ہمیشہ ابد الآباد تک جنت مین رہینگے (پھر دوام غیر متناہی کے بیان کیلئے فرمایا) جب تک اوس جنت کے آسمان و زمین (یعنی خود وہ جنت جو وہ بھی دائمی غیر فانی ہے) رہینگے۔ مگر جو چاہا تیرے رب نے (یعنے جو قبل دخول جنت زمانہ گذر گیا وہ مستثنے ہے) یہہ اللہ تعالے کی عطا (جنت کا ملنا) کبھی بھی منقطع اور ختم اور موقوف نہین ہوگا۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۱۴ یعنے وہ جنت ایسا ہے کہ جو اوس مین داخل ہوگا وہ اس سے کبھی بھی نہین نکالا جاویگا۔ جیسے مکتی خانہ سے نکالے جانے کا اعتقاد آریہ کا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۸

(اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالے سے زیادہ کسی کی سچی بات نہین اور اللہ تعالے انعام کے وعدہ مین کبھی بھی خلاف نہین کرتا) یعنے یہ بڑی پختہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالے کسی نعمت کو جو کسی قوم کو انعام کرتا ہے خود بخود بلا وجہ نہین بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت کو خود نہ بدلے۔ اور جنتیون کے اعمال کی نسبت فرمایا ہے کہ لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ۲۷ یعنے جنت مین جنتی لوگ کوئی لغو بیفائدہ کام نہین کرینگے۔ اور گناہ جو نقصان والی چیز ہے وہ تو بطریق اولے نہین کرینگے یہہ تو آریہ کے مکتی خانہ کا ہی خاصہ ہے کہ باوجود کروڑون اربون سال تناسخ کے چکر کہا کر جب ارواح قابل مکتی خانہ کے ہوجاوین پھر انکا پرمیشر ایسا شتر کینہ ہے کہ اون کے نکالنے کے لئے ایک بہانہ رکھ لیتا ہے یعنے انکی ماتر انکا گناہ انکے نکالنے کے لئے باقی رکھ لیتا ہے برخلاف اس کے اللہ تعالے جنتیون کی نسبت انعامات بڑھاتے اور جنت مین اور اور ترقیات دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور ساتھ ہی جنتیون کی دوام غیر منقطع کے ثبوت کے لئے دلیل بیان فرماتا ہے۔ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۱

جنتیون کی دعائین یہ ہونگی کہ وہ اللہ تعالے کی تنزیہ اور تسبیح کرتے رہین گے اور باہمی ملاقات مین ایک دوسرے کو سلامتی کی خوشخبری دینگے اور جب انکو انکی تسبیح تنزیہ الہی کرنے پر اور اور انعامات اور ترقیات ملینگے تو اسپر اللہ تعالی کی حمد اور تعریف اور شکریہ بجالاینگے جس نے انکو ادنے درجہ سے ترقی دیتے دیتے وہان تک پہونچایا جسکو وہ رای العین دیکھ رہین اور رب العالمین کہنے سے آیندہ ترقیات و انعامات کی بھی درخواست کرینگے۔ و نیز اللہ تعالے وعدہ فرماتا ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ۱۳ اگر میرے پہلے انعامات کی قدر کروگے تو مین انعامات اور ترقیات کو بڑھاتا رہونگا۔ غرض اس قسم کی آیات قرآن مجید مین بہت ہین جن سے جنتیوں کا دوام غیر منتہی پایا جاتا ہے اگرچہ دوام روح انسانی کے آریہ بھی قایل ہین مگر وہ ارواح کو چکر کے عذاب مین دیکھ دوام کے قایل ہین۔

(۳) رحیم و عدل۔ جب کوئی راستی اور سچائی سے قانون قدرت اور شریعت کے مطابق کام کرتا ہے اسکو وہ انعام دیتا ہے اور سچی محنت کو ضائع نہین کرتا۔ یہی معنے ہین رحیم اور عدل کے۔

• حکیم فضل دین از قادیان

مراسلت

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ (۱۷ پ)

ایک نادان اور متعصب آریہ اپنی نادانی کیوجہ سے آیت ممدوحہ بالا پر اعتراض کرتا ہے۔ کہ داؤد کے ساتھ پہاڑون اور پرندون کو خدا نے مسخر کیا کہ اس کی پاکی بیان کرین تسبیح کیلئے انسانون کو اس کے ساتھ مسخر کیون نہ کیا جو اسکی جنس اور جنکی تبلیغ کیلئے اسے مامور بنایا اور اگر اس کے لئے ایسی تسخیر ہی منظور تھی تو پھر پہاڑ اور پرندون کی تخصیص کی کیا وجہ ہے کیون بحار اور اشجار اور سباع اور وحوش کی تسخیر کو مستثنے رکھا گیا یہ چیزین بہ نسبت پہاڑ اور پرندون کی ابکم اور غیر ناطق نہین جو وہ قابل تسخیر نہ ہوتین۔

تعصب کا خدا ستیاناس کرے یہ ایک ایسی بلا ہے جس سے انسان باوجود بینا ہونے کے نہین دیکھتا اور شنوا ہونے کے نہین سُنتا اور دانا ہونے کے نہین سمجھتا تعجب ہے کہ قرآن کریم جس کا ہر ایک شعشعہ صداقت سے پر اور جس کے ہر ایک بیان صداقت پر قانون قدرت کے بین ثبوت اور خدا تعالے کی روشن اور کہلی کتاب کی سینکڑون شہادتین موجود ہین متعصب اور نادان معترض کو اسکے صداقت بھرے بیان پر کیسے کیسے اعتراض سوجھتے ہین۔ لیکن یاد رہے کہ ہر ایک اعتراض جو قرآن کریم کے کسی بیان پر کیا جاتا ہے گو سچائی کے بے محل اور بے وجہ مقابلہ سے من وجہ مذموم ہے مگر من وجہ مذموم نہین بھی کیونکہ قدرت نے اس زمانہ کو قرآن مجید اور فرقان حمید کی صداقتین اور دقیق در دقیق صداقتین ظاہر کرنے کیلئے مقدر فرمایا ہے اور ان باریک صداقتون کے ظاہر ہونے کا ذریعہ اور واسطہ معترضین کا وجود اور ان کے اعتراضات ہی ہین معترض لوگ قرآنی آیات پر کوئی ایسا اعتراض یا جرح نہین کرتے جسکے نیچے سے عجیب اسرار اور علمی صداقتون کا ذخیرہ برآمد نہین ہوتا۔ اس لئے معترضین کے وجود کو بھی ہم اچھا ہی خیال کرتے ہین اب ہم آیت ممدوحہ پر جو اعتراض کیا گیا ہے

اس کا جواب لکھتے ہیں اور دکھاتے ہیں کہ آیت موصوفہ کا بیان کیسا صحیح اور پر صداقت ہے مگر پہلے ہم اس بات کو بڑے افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ مخالفین جب کبھی اعتراض کرتے ہیں انکا اعتراض ہمیشہ نفس مضمون اور نظام لفظی میں تفرقہ انداز ہی ہوتا ہے تدبر اور تفکر سے انہوں نے کبھی کام نہیں لیا کوئی آیت شریفہ جب کبھی انکے اعتراض کے نیچے آتی ہے تو اسکا ترجمہ اور مطلب کچھ ایسے سانچے میں ڈھالتے ہیں جس سے اس آیت کا مطلب دوسری آیات کے بالکل مخالف اور منافی ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اختلاف اور تناقض تعارض کے عیب اور نقص سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

معترض کے بیان جرح کا ماحصل اگر دیکھا جائے تو دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ پہاڑ اور پرندوں کی خصوصیت تسخیر کی کیا وجہ ہے دوسرا یہ کہ غیر ناطق چیزوں کی تسبیح کا کیا مطلب

سو واضح ہو کہ آیت ممدوحہ کا مطلب دو طرح پر ہے جس کی اصلیت اور اصل حقیقت ظاہر ہو نیسے اعتراض بالکل لغو اور باطل ہو جاتا ہے۔ آیت ممدوحہ میں سے لفظ الجبال اور الطیر قابل غور ہیں جنکی حقیقت کھلنے سے تصفیہ طلب امر عین مطلب اور مراد کو پہونچ جاتا ہے سو جاننا چاہیئے کہ جبال جمع جبل کی ہے جسکے معنے کتب لغت میں یہہ لکھے ہیں الجبل کل وتد للارض عظم وطال والجبل سید القوم وعالمہم یعنی جبل ہر ایسی میخ کو کہتے ہیں۔ جو علاوہ جسمی بڑائی کے طوالت بھی رکھتی ہو اور زمین کی مضبوطی اور استقامت کیلئے خاص ہو دوسرے یہ کہ جبل قوم کے سردار اور عالم کو بھی کہتے ہیں اسی بنا پر عرب میں دستور تہا۔ کہ وہ اپنے لڑکوں کا نام جبل بھی رکھدیتے تھے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل جو ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ آپکے والد کا نام جبل ہی تہا۔ اور جیسے زمین کی مضبوطی اور اس کے امن کا ذریعہ زمینی میخیں یعنے پہاڑ ہوتے ہیں۔ اسیطرح سکنائے زمین کے دفع شر و فساد اور ان کے امن اور آرام کا ذریعہ امیروں اور بادشاہوں کا وجود ہوتا ہے جو سید القوم ہوتے ہیں گویا زمین کی دوسری مضبوطی کیلئے یہ دوسرے پہاڑ ہیں۔

دوسرا لفظ الطیر ہے جسکا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے مگر اسجگہ بر عایت لفظ جبال جو جمع ہے الطیر کا اطلاق بھی جمع پر ہی کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے طیر پرندوں کو کہتے ہیں اور الطیر میں الف لام خصوصیت کا ہے جو ان پرندوں کیطرف اشارہ کرتا ہے جنکی نسبت دوسری جگہ والطیر محشورة آیا ہے یعنے وہ پرندے جو داؤد کے ساتھ تسخیر کیلئے اکٹھے کئے گئے۔ اب ہم بدین لحاظ کہ لفظ جبال سے سردار اور عالم لوگ مراد لیں۔ الطیر محشورة سے مراد مناسبت کیوجہ سے جبال کے معنوں کے مطابق لینگے اور جیسا کہ وصف جبل کی مشارکت اور مناسبت سے جبل کا اطلاق جبلی وصف لوگوں یعنے سرداروں اور عالموں پر کیا گیا ایسا ہی طیر کا اطلاق ہم مناسب کیوجہ سے طیر صفت لوگوں پر کرینگے اور اس سے مراد وہ لوگ لینگے جن میں طیر کی صفت پائی جائے۔ اور چونکہ بادشاہوں کے انتظام سلطنت کیلئے اراکین مملکت دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جبال کیطرح ہر وقت بادشاہوں کے حضور دربار شاہی میں قائم اور حاضر رہتے ہیں دوسرے وہ جو ممالک میں انتظامی امور کو سر انجام دینے کے لئے طیر یعنے پرندوں کیطرح ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت میں رہتے ہیں اسلئے قسم اول کے سرداروں اور عالموں کو الجبال اور قسم دوم کو الطیر کہا گیا۔ اب آیت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ ہمنے داؤد کے ساتھ ایسے سردار اور عالم لوگ بھی مسخر کئے تھے۔ جو ہر وقت دربار میں حاضر رہتے تھے اور ایسے بھی جو ملکی انتظام کے لئے افسران لشکر و فوج اور محافظان حدود سلطانیہ کیصورت میں باہر رہتے تھے۔ اور وے سب کے سب بمع داؤد کے ہماری تسبیح بیان کرتے تھے یعنے وہ اپنے کاموں سے یہ ظاہر کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک عیب اور نقص سے پاک اور منزہ اور اپنی ذات صفات اور افعال میں واحد لاشریک ہے۔ اب بتلاؤ کہ ایسی صاف صحیح اور سیدھی بات پر جو ایک واقعہ صحیحہ کو ظاہر کرتی ہے کچھ اعتراض آسکتا ہے۔ افسوس ایسے نادان اور احمق لوگوں پر جو اپنی غباوت طبع اور بلادت ذہن کیوجہ سے سیدھی اور صاف بات کو الٹا سمجھ بیٹھتے ہیں اور اپنے توہمات سے کچھ کا کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ کیا نادان معترض کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں اور قرآن کریم کے طرز بیان میں تو استعارات کا حصہ اکثر پایا جاتا ہے۔

کیا جبال اور طیر دو انسانی گروہوں کا ہی نام نہ تہا جو داؤد کے ساتھ جو انکی جنس اور انکا رسول اور بادشاہ تہا الٰہی تسخیر سے مسخر ہو کر خدا کی تسبیح اور تقدیس کرتے تھے۔ اور اگر لفظ جبال اور طیر کو حقیقت پر بھی حمل کیا جائے تو بھی آیت کا مطلب صاف اور صحیح ہے اور اس میں ہمارے حضرت مسیح موعود کیلئے ایک پیشگوئی ہے جو بلفظہ پوری ہوئی اور وہ اسطرح کہ خدا تعالیٰ کی سنت جاریہ اور عادت مستمرہ میں سے یہ ایک اٹل قانون ہے کہ جب وہ اپنے کسی رسول کو لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے بھیجتا ہے تو رسول کے زمانہ رسالت کے دو حصوں میں سے پہلے حصہ میں اپنی علمی صفت کے اظہار سے تبلیغ کا کام جمالی رنگ میں ظاہر فرماتا ہے اور جب لوگوں پر علمی تبلیغ سے کماحقہ اتمام حجت ہو جاتی ہے اور سعید اور شقی لوگ علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تب شریر النفس اور ظالم طبع لوگ حسد اور بغض و عناد کیوجہ سے آگ بگولہ ہو کر بھڑک اٹھتے ہیں اور رسولوں کو بمع انکی جماعت کے سخت سخت تکالیف سے کچلنا چاہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی مکاریوں اور بد تدبیروں سے انکی ہلاکت کے درپے ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک سلسلہ کو انواع و اقسام کی کوششوں سے نابود کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگاتے ہیں اور رسولوں کا صبر بمع جماعت انتہا تک پہونچ جاتا ہے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو جو اس نے اپنے رسولوں کی نسبت اپنی پاک کتاب میں بیان فرمایا ہے یاد فرماتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون اور ایک جگہ فرمایا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی ہماری یہ بات اپنے مرسل بندوں کیلئے پہلے سے ہی ٹھیک طور پر قرار پا چکی ہے کہ وہ منصور اور غالب ہی رہیں گے اور ضرور ہی ہمارا گروہ غالب رہے گا۔ اور پھر فرمایا کہ خدا نے اس امر کو ہمیشہ کے لئے اٹل قانون کیطرح مقرر فرما دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ اور اسوقت زمانہ رسالت کا دوسرا حصہ جو جلالی رنگ کا ہوتا ہے رسولوں کی نصرت کے لئے شروع ہو جاتا ہے جسمیں بڑے بڑے جلالی نشان ظاہر ہوتے ہیں جنسے مخالفوں اور دشمنوں کی سرکوبی اور ہلاکت اور ماموروں اور رسولوں کی شان شوکت اور صداقت ظہور میں آتی ہے اور یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جس میں مخالفوں کے الزامات تکذیبیہ سے رسولوں کی بوضاحت بریت ظاہر ہوتی ہے اور ان کی وجاہت کا نشان اظہر من الشمس چمکنے لگتا ہے اور یہی وہ زمانہ ہوتا ہے جسمیں رسولوں کو اس طرز خطاب سے یاد کیا جاتا ہے ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک ۔ فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا ۔ فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا ۔

جیسا کہ اس زمانہ میں یہ کامل نمونہ اور نقشہ ظہور میں آیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود و رسل یزدانی حضرت احمد قادیانی اس زمانہ کی اصلاح کیلئے مامور کئے گئے اور ظاہر ہے کہ پہلے آپنے اپنے زمانہ رسالت کے پہلے حصہ میں علمی تبلیغ سے جمالی رنگ میں اتمام حجت فرمائی اور جمالی نشانوں سے اپنی تصدیق کو ظاہر کیا لیکن جب شریر النفس لوگ اپنی شرارتوں میں بڑھ گئے اور دیدہ دانستہ حق کو کچلنے لگ گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے آپکی نصرت کیلئے جلالی زمانہ کی بہار کو دکھلایا۔ اور جلالی نشانوں سے دشمنوں کو مغلوب کیا اور آپ کی نصرت کا یہ سلسلہ اسیطرح اب تک جاری ہے طاعون جو انذاری رنگ کا عالمگیر نشان ہے ظاہر ہوئی جیسا کہ پہلے سے کہا گیا تہا کہ مسیح موعود کیوقت مخالفوں کی سخت تکذیب اور تکلیف دہی پر طاعون ظاہر ہوگی۔ ایسا ہی کئی دفعہ خسف الارض کا نشان ظاہر ہوا۔ اور اسی طرح سلسلہ زلازل بھی ابتک شروع ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہاں سب نشانوں سے طاعون اور نشان زلازل اظہر من الشمس نشان ہیں۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ جس سے لاکھوں مکان گر گئے اور لاکھوں آدمی ہلاک ہو گئے اور کئی پہاڑ ہل گئے اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے یہ جلالیت کا نشان کوئی چھوٹا سا نشان نہ تہا بلکہ یہ وہ نشان ہے جسکے ظہور سے توحید حق کی ایک عظیم الشان تجلی ظاہر ہوئی کیونکہ کانگڑہ کا پہاڑ جسکو جوالا مکھی کہتے ہیں اور اہل ہنود کا بڑا معبد بلکہ معبود تہا جسکی وجہ سے اہل ہنود کی پرستش اور طرز عبادت کا طریق ایک بھاری اور مضبوط شرک کیصورت میں جو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کے بالکل برخلاف تہا اس عظیم الشان زلزلہ سے ٹکڑے ہو گیا۔ جس سے گویا ایک شرک خانہ کی بنیاد بیخ سے اٹھ گئی جسکے اٹھنے سے توحید کا نور چمکا کیونکہ پہاڑ نے الٰہی تجلی اور خشیت سے اپنے باطل پرست عابدوں پر خشوع اور تضرع کے ساتھ خدا کی تسبیح اور تقدیس کو ظاہر کیا اور چونکہ ماموروں کی بعثت کا اصل مقصود توحید کو ظاہر کرنا ہی ہوتا ہے اسلئے مامور من اللہ اور آپکی صداقت اور نصرت کے نشان بھی سب کے سب توحید نما ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود جو خدا کی وحی میں علاوہ اور ناموں کے داؤد کے نام سے

بھی پکارے گئے اور جنکو علاوہ اور الہامات کے یا جبال اولی معہ والطیر کی وحی بھی ہوئی۔ آپنے بھی توحید کو روشن کیا اور آپ کے ساتھ پہاڑوں نے بھی تسبیح کو ظاہر کیا جنہوں نے اپنی باطل معبودیت کو الٰہی تجلی اور جلال سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنی عبودیت اور خدا کی معبودیت حقہ کا صحیح اقرار دکھایا۔ اب آیت ممدوحہ کا مطلب پیشگوئی کے رنگ میں وسخرنا مع داود الجبال یسبحن تک صاف ہو گیا۔ اور الطیر یعنی الطیر محشورۃ کا مطلب یہ ہے کہ الطیر فاتح بادشاہوں کے لئے علامات فتح سے ایک علامت ہے۔ اور جہاں کہیں یہ لفظ فاتح ملک کے متعلق بیان کیا جاتا ہے ان کی فتح کے لئے نشان کے رنگ میں بیان ہوتا ہے جیسا کہ اس کے مطابق نابغہ ذبیانی نے بیان کیا ہے۔ وھو ہذا۔

اذا ما غزا بالجیش حلق فوقہ
عصائب طیر تھتدی بعصائب

یعنی جب وہ لشکر لیکر دشمنوں پر چڑھتا تو پرندوں کے غول کے غول دشمنوں کی لاشیں کہانیکو جمع ہو جاتے۔ ایسا ہی ایک اور شعر ہے وھو ہذا۔

واین المفر لمن عادا من یدہ
والوحش والطیر اتباع لسایرہ

یعنے اس کے ہاتھ سے دشمنوں کے لئے گریز کی کوئی جگہ نہیں کیونکہ جب وہ چڑھائی کرتا ہے تو دشمنوں کی لاش کہانیکو وحشی اور پرندے اسکے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ نے نبی کریم کی ان نصرتوں کے لئے جو آپ کو مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئیں انکی نسبت پیشگوئی کے طور پر سورۃ نحل اور سورہ ملک میں جو مکی سورتیں ہیں فرماتا ہے۔

الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ما یمسکھن الا اللہ ان فی ذالک لآیات للمومنین سورہ نحل

یعنی کیا وہ ان پرندوں کے حالات پر غور نہیں کرتے جنہیں ہمنے آسمان کے جو میں قابو کر رکھا ہے۔ ہم ہی نے تو انہیں کر رکھا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ انہیں نبی کریم کے دشمنوں کی لاشوں پر چھوڑ دیں گے) مومنوں کے لئے ان باتوں میں نشان ہیں۔ ایسا ہی سورۃ ملک کی آیت اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفٰت کا یہ مطلب ہے۔ جو پیشگوئی کے رنگ میں ٹھیک وقوع میں آیا۔ اسیطرح یہ پیشگوئی ہمارے مسیح موعود علیہ السلام کیلئے وقوع میں آئی جبکہ حضرت مسیح موعود کے نشانوں سے جلالی نشان ظاہر ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں جنسے دشمنوں پر مری کا پڑی اور ہلاک ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں اور جنکے ہزاروں ان کی لاشوں کو پرندوں نے کہا خصوصًا نشان طاعون جسنے ہر ایک بستی میں دورہ کیا۔ اور کر رہی ہے اور جسکے محل وقوع اور مقام ظہور پر مقامات ماؤفہ اور مکانات موبوٗہ کے اوپر چیلوں کے جھنڈ کے جھنڈ اور پرے کے پرے چکر لگاتے ہیں جو حضرت مسیح کی نصرت اور فتح کا جلالی نشان ہے جس سے ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق فقرہ الطیر والطیر محشورہ بھی پیشگوئی کی صورت میں صفائی کے ساتھ پورا ہوا والحمد للہ علیٰ ذالک ثم کذالک اب اے نادان متعصب نکتہ چین ذرا آنکھ کو کھول اور دیکھ کہ قرآنی آیات میں علمی اور قدرتی نشانوں سے کیسی عجیب صداقتیں ہیں کیا آپ ایسی صداقتیں اپنی الہامی کتب سے دکھا سکتے ہیں۔ افسوس کہ آیت زیر نظر میں میں اپنی دماغی کمزوری کیوجہ سے جو مجھی عرصہ تک بیمار رہنے سے لاحق ہے پورا تدبر اور غور نہیں کر سکا سوا اس کے مجھے پختہ امید ہے کہ ایک بیدار مغز اور زندہ دل انسان اس آیت کے عجائبات اور صداقتیں کئی پہلو پر بیان کرتا۔

وصدق اللہ فانی علما فوق کل ذی علم علیم۔

راقم غلام رسول احمدی از راجیکے ضلع گوجرات پنجاب

ریویو

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول - یہ ضخیم کتاب ۲۲۸ صفحوں پر چھاپی گئی ہے وہی کتاب ہے جکا ذکر سال گذشتہ میں الحکم میں ہو چکا ہے اسکے مصنف مشہور شیخ عبد العزیز المعروف جگدیا پرشاد سابق آریہ اپدیشک ملک برہما ہیں۔ اس کتاب کی خوبی اور زبردست ہونیکا اس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ مصنف نے اسکے ساتھ تین ہزار دو سو روپیہ کا انعام رکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے اور ایسی دو جلدیں اور شایع ہونگی۔ مصنف نے نہایت محنت اور قابلیت کے ساتھ اس کتاب کو لکھا ہے اور سب سے بڑھ کر جس امر کو قابل ذکر پاتا ہوں وہ اسکا طرز تحریر ہے مصنف نے نہایت متانت اور تہذیب سے اسکو لکھا ہے وہ ان کی شائستگی اور تبدیلی مذہب کے بعد کے کمال کو ظاہر کرتا ہے اور اور ہر جگہ مبارز شائستہ کے اخلاق کا پتہ اس کتاب سے ملسکتا ہے میری رائے میں ہر مسلمان کے ہاتھ میں اس کتاب کا ایک نسخہ ہونا چاہئے قیمت صرف عہ فی جلد ہے جو مصنف سے قاسمی پریس دہلی کی معرفت مل سکتی ہے اور ایسا ہی دفتر الحکم قادیان سے بھی یہ کتاب ملے گی۔

ترک وید از مم حصہ دوم - یہ رسالہ بھی مصنف مذکور کا ہے ۲ر قیمت پر مصنف یا دفتر الحکم سے ملیگا۔

ورزش جسمانی حصہ اول - الحکم کے ناظرین منشی اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ رسالہ انہوں نے لکھا ہے اور ۱ہ قیمت پر مصنف سے مل سکتا ہے۔

پنجاب ریویو :- ارمان دہلوی نے یہ ہفتہ وار اخبار لاہور سے شایع کرنا شروع کیا ہے اخبار کی عمدگی کے لئے ارمان دہلوی کا نام اسکے ایڈیٹر ہونے کی حیثیت سے کافی ہے اور پھر جبکہ وہ خود ہی مالک بھی ہوں۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھو۔

ضیاء الاسلام مراد آباد - ایک ماہواری رسالہ ہے جو مراد آباد سے شایع ہونے لگا ہے ۴ نمبر نکل چکے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے رسالوں کے متعلق فیاضی سے کام لینا چاہئے۔ سالانہ قیمت عہ ہے۔

فیملی ڈاکٹر پنڈت ٹھاکر دت شرما دید لاہور نے ماہوار رسالہ جاری کیا ہے جس میں بچوں اور مستورات کے علاج درج ہوتے ہیں۔ اردو اور ہندی کے دو کالموں میں شایع ہوتا ہے قیمت عہ۸ سالانہ ہے۔

انتظام ڈاک اور قادیان کے مسافروں کو آرام

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں درج کیا گیا ہے قادیان اور بٹالہ کے درمیان ڈاک بذریعہ یکہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۷ء سے چلا کریگی اور چونکہ ڈاک کے یکہ کا اپنے مقررہ وقت پر بٹالہ یا قادیان سے چلنا یقینی امر ہوگا۔ اور اسکو سواریوں کا انتظار نہیں کرنا ہوگا۔ اسلئے جو لوگ قادیان آتے ہیں وہ اس یکہ میں آسانی کے ساتھ بلا انتظار مزید آجایا کریں گے کیونکہ بعض اوقات اکیلا شخص یکہ کرایہ کی وسعت نہیں رکھتا۔ اور یکہ والے اسے دیکھ اینٹھ جاتے ہیں یا سواریوں کے انتظار میں اسے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے حالانکہ وہ ایک ساعت بھی قادیان سے دور گذارنا اپنے لئے سخت ناگوار سمجھتا ہے ان صورتوں کو مدنظر رکھ کر اس یکہ ڈاک میں آنے والے مسافر بہت آرام پائینگے۔ نہ انہیں کرایہ کے لئے جھگڑنا پڑیگا اور نہ جلدی چلنے چلانے کے لئے کہنا ہوگا۔ بٹالہ سے یکہ صبح کو ۵ اور ۶ بجے کے درمیان چلا کریگا اور قادیان سے شام کو ۴ بجے کے قریب پس جو مسافر رات کی گاڑی میں آئیں گے وہ صبح کی ڈاک کے ساتھ قادیان آرام سے پہونچیں گے اپنے آنے سے پہلے اگر آپ اطلاع دیدیا کریں تو سب سے زیادہ آرام ہوگا۔ کیونکہ اطلاع دہندگان کے لئے پہلے انتظام ہوگا۔

کسی صورت میں تین سے زیادہ سواریاں نہ بیٹھ سکیں گی کرایہ حسب ذیل ہوگا۔ مناسب موقعوں اور صورتوں میں اس نرخ میں کمی بیشی کا اختیار ہوگا لیکن وہ کمی بیشی بذریعہ اشتہار شایع ہوگی۔

فی سواری ٹانگہ راستہ بارش کیوجہ سے خراب نہو تو ۱۰ر خراب ہو تو ۱۲ر - ہر سواری کو ۱۵ سیر پختہ بوجھ کے لیجانے کی اجازت ہوگی۔ زیادہ کے لئے فی من ۱۲ر چارج ہوگا۔

یکہ میں فی سواری راستہ بارش کیوجہ سے خراب نہو تو ۶ر اور بصورت خراب ۸ر بوجھ کی وہی شرح ہوگی۔

بٹالہ سے بلٹیاں منگوانے کی شرح

بلٹی ۴ سیر پختہ تک ہو تو ۴ر - ۴ سیر سے زیادہ ۱۰ سیر تک ۱۰ سیر سے زیادہ ۲۰ سیر تک ۱۱ر - ۲۰ سیر سے زیادہ ایک من تک ۱۲ر دو من سے زیادہ کی بلٹی نہیں لیجاوے گی۔

اعلان

قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں وظیفے اس سال سے ملنے منظور ہو گئے ہیں۔ اسلئے جو طالب علم اب تک اس کمی کیوجہ سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے وہ اب فائدہ اٹھائیں۔ اور چونکہ سال شروع ہی اسلئے جو طالب علم اب آجاویں گے انہیں چنداں نقصان نہوگا۔

شیر علی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ قادیان

حبوب اقتدار

المعروف بہ

اب کمزور نہ ہوگے

ایک گولی بعد فراغت کھا لیجئے کمزوری سب کافور ہو سستی اور اداسی چکنا چور ہو۔ علاوہ ازین یہ گولیان سرعت۔ رقت۔ جریان احتلام کو نافع ہین قیمت ۴۰ گولی عہ

مہت باجی کرن اوشدھ نمبر ۱۲

مخصوص اُن آدمیون کے واسطے تیار کیگئی ہے۔ جو سرعت کے شاکی ہین ۲۰ دن تک کھانیسے جریان سرعت۔ کثرت سب دور ہوتے ہین سہ پہر کو ایک یا دو گولیان کھانیسے حسب خواہش ہوتا ہے۔ مقوی مفرح۔ اور بہی ہین۔ دماغی کمزوری۔ لاغری۔ ہمیشہ کی تھکان سستی نسیان چہرہ کی خشکی۔ کھانسی۔ نزلہ زکام۔ درد کمر ذیابیطس ہمیشگی بے لطفی وغیرہ کو مفید ہے۔ جوانی مین جو اپنا ستیاناس کرچکے ہین انکے واسطے ازبس مفید ہین قیمت ۶۰ گولی تین روپے (سے) ۲۰ گولی ایک روپیہ (عہ) زیادہ حالات کیواسطے فہرست طلب کرین

ٹھاکردت شرما وید۔ ایڈیٹر طبی اخبارات دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر۔ مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ لاہور۔

ہمیشہ کی خوشی کیلئے

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی ہے۔ مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتھ میں ہے (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے۔ (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ بنہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کرچکے ہین ان کے پس ماندگان کو بلاحیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے۔ اس کے علاوہ اور بہی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکہے گا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہئے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کرین۔ ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کردے گا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر بھیجنے پر اسپیکٹس مذکورہ آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہنچ جائے گا۔

گیان چند منیجر و ایکچواری یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہونی چاہئیں

کار خانہ ترنے بجا دیا

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

معجون کا بہا جادو دیا

حب بے بہا۔ اسکے استعمال سے کمی قوت باہ۔ دماغ کی کمزوری۔ خون کا کم ہونا۔ بدن کا کاہل ہونا۔ پہونچی کمزوری بہوک کا کم لگنا۔ دماغی محنت کرنے والوں کیواسطے حقیقت مین بے بہا ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

طلا طلسمی۔ یہ طلا ان شخصون کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زائل کرچکے ہیں خواہ کسی باعث سے زیادہ لکہنا خلاف تہذیب ہے۔ صرف سات یوم کے استعمال سے انشاءاللہ بالکل آرام ہوجاتا ہے قیمت ہر ماسہ عہ جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہے اس کا نمونہ نہین جا سکتا۔

نحل مراد۔ یہ وہ اعلی قسم کی مٹھائی ہے جو مشک عنبر و میوجات و مقویات سے مرکب کرکے کیلیا رکی ہے۔ جو چند روز مین اپنا اثر دکہا کر بدن کو قوی کرکے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشکر خون صالح پیدا کرتی ہے۔ بکس خورد ایک روپیہ بکس کلان دو روپیہ۔ تین روپیہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

سرمہ سلیمانی۔ یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جس کے چند روز کے استعمال سے۔ جالا۔ پہولا۔ دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمی بصارت ناخنہ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸ر

سنون دندان۔ درد دندان۔ مسوڑون کا پھولنا۔ دانتون کا ہلنا۔ دانتوں میں کیڑا لگنا۔ دانتون کا زرد ہوجانا۔ دانتون کا سیاہ ہوجانا۔ گندہ دہنی کا ہونا۔ غرض اس کے استعمال سے یہ امراض بہت جلد دفع ہوکر دانت مثل گوہر آبدار ہوتے ہین۔ قیمت فی بکس ۱ر

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرافراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلبگڈھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہوگئے بلحاظ قدامت اب سے ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے طیار کئے جاتے ہین اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شایقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین۔

راقم محمد عبداللہ و سعداللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا النسیم

مختصر فہرست یہ ہے

گلاب	۲ر سے عہ تک	مشک عنبر	۸ر سے صہ تک
کیوڑہ	۲ر صہ	مدتست	۲ر " " "
موتیا	۲ر " "	پاندڑی	۲ر ے ے "
حنا	۲ر " " "	خس	۲ر " " "

اگر آپ کو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہووے تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا النسیم سے منگوائیے۔ روح خوش ہوجاوےگی چنبیلی ۲ر سے ۸ر تک۔ ناگر تیل فی شیشی ۸ر مفصل فہرست منگوانے سے بہیجی جاویگی

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ایک ثبوت
اور
اسکے ایک تازہ احسان کا ذکر

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

۶- مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت مین سویا ہوا تہا کہ میری زبان پر مندرجہ ذیل انگریزی فقرہ جاری کیا گیا (a coal mine accident last night) جسکے معنے ہین- کوئلہ کی کان کا ایک حادثہ- گذشتہ رات کو:- دو تین دفعہ یہ کلمہ میری زبان پر جاری ہوا- جسکے بعد مین بیدار ہو گیا- مین نے اس کا ذکر اسی روز بعض صاحبون سے کیا- مثلاً صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد- چودہری فتح محمد ایف۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور- اور نیز انٹرنس کی دونون جماعتون مین مین نے اس کا ذکر اسی روز کر دیا کہ ایسا فقرہ آج صبح میری زبان پر جاری کیا گیا- حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور میان محمد شریف صاحب بی۔ اے- سیکنڈ ماسٹر قادیان کو بھی اس کی خبر تہی- سو خدا تعالے نے اس بات کو عجیب طور سے پورا کیا- ۱۳ مارچ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ مین یہ دہشتناک خبر شایع کی گئی- کہ فرانس کے ملک مین کوئلہ کی کانون کے پھٹنے سے ایک خوفناک مصیبت نازل ہوئی- اور اندازہ کیا گیا ہے- کہ ۱۱۵۰- آدمی اس حادثہ سے ہلاک ہوئے- لندن کا ۱۰- مارچ کا تار ہے جو اخبارون مین شایع کیا گیا- مگر ابھی مین یہ تحقیق نہین کر سکا کہ یہ ہیبتناک واقعہ جس کی مجھہ کو قادیان مین خدا تعالے کی طرف سے ۶- مارچ کو اطلاع دی گئی کس تاریخ کو واقعہ ہوا- دہریہ خدا تعالےٰ کی ہستی سے انکار کرتا ہے- مگر ہم دہریہ کے قول کو کس طرح مانین جبکہ خدا تعالےٰ براہ راست اپنی ہستی کا ثبوت ہمین دیتا ہے- دنیا خدا کو مانتی ہے- مگر رسمی طور پر مگر خدا تعالےٰ کا کس قدر فضل ہے کہ وہ اپنی ہستی کا بلا واسطہ ہمین ثبوت دیتا ہے- جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے- مین خدا تعالےٰ کے اس احسان کا شکر بھی کرتا ہون- مگر جب اپنی عملی حالت کو دیکھتا ہون- تو بہت شرمندگی بھی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالےٰ ایسے صریح ثبوت اپنی ہستی کے دیتا ہے- تو چاہئے کہ ہماری عملی حالت دوسرون سے ممتاز ہو نہایت افسوس کی بات ہوگی- کہ باوجود خدا تعالیٰ کے ان احسانون کے اور ان نشانون کے پھر بھی ہم اپنی عملی حالت مین کوئی تبدیلی نہ دکھلا دین- سو جبکہ مجھے خدا تعالےٰ کے اس انعام کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے- ساتھہ ہی خوف بھی ہوتا ہے کیونکہ ہم پر دوسرے لوگون سے زیادہ اتمام حجت ہو چکی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کے لاکہون نشان ہم دیکھہ چکے ہین اور اگر ہم اپنی حالتون مین کوئی تغیر پیدا نہ کرین تو ہماری حالت بہت ہی قابل افسوس ہوگی- مگر اس کے لئے بھی ہمین خدا تعالےٰ سے ہی مدد مانگنی چاہئے- اور اسی کا فضل مانگنا چاہئے- اسلئے مین اپنے سارے بہائیون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس عاجز کے لئے بھی دعا کرین کہ خدا تعالےٰ مجھے عملی حالت درست کرنے کی توفیق بخشے اور ظالمون کے لئے مجھے ٹھوکر کا موجب نہ بنائے پھر مین درخواست کرتا ہون کہ میرے بہائی میرے لئے دعا فرما کر مجھہ پر احسان کرین- خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے-

میرے اس خواب کے گواہون مین سے ایک ہندو طالب علم بھگتی چند نام بھی ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی انٹرنس کلاس مین- پڑہتا ہے- وہ ایک بڑا پکا آریہ ہے- قادیان کے آریون کو چاہئے کہ اس سے پوچھین کہ آیا فی الواقعہ اسنے یہ خواب مجھسے قبل از وقت سنا تہا یا نہ- اور پھر غور کرنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا پرمیشور بے زبان اور مردہ ہے- اور مسلمانون کا خدا زندہ ہے اور بولتا ہے +

خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ

بیعت کے خطوط

حضرت حجۃ اللہ کے ارشاد کے موافق مندرجہ ذیل خط چھاپے جاتے ہین کیونکہ خود بیعت کنندگان نے بھی یہی خواہش ہے- (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلےٰ حضرت جناب والاشان امام زمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود فداہ روحی-

الحمد للہ رب العالمین و نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم- بعد از سلام سنت اسلام واضح رائے عالی باد کہ یہ خاکسار چند ایام سے حضور کی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہے- اور حضور کے مامور من اللہ ہونے پر یقین واثق رکھتا ہے بلکہ دیگر الفاظ مین خادم ہونے کا مدعی ہے- مگر اپنے گناہون کے باعث بقول ع

زان کہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

یہہ بھی گستاخی خیال کرتا ہون-

گو بشرط زندگی انشاء اللہ الرحمن خاکسار عنقریب خدمت بابرکت مین حاضر ہونیکا ارادہ رکھتا ہے- تاہم چونکہ زندگی کا کچھہ اعتبار نہین- خاکسار کی دلی خواہش ہے کہ بذریعہ عریضہ ہذا اپنے عقائد کا اظہار کر کے اللہ جل شانہ کے روبرو آنجناب کو گواہ ٹہراؤن تا کہ آخرت مین منکرون سے علیحدہ رکہا جاؤن- اول یہ کہ مین اس امر پر ایمان رکھتا ہون- کہ حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہین جیسے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام-

دوم یہ کہ اس امر پر ایمان رکھتا ہون کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ دجال آئیگا پوری ہو چکی ہے اور کوئی دجال آنا باقی نہین رہا-

سوم یہ کہ مسیح موعود و مہدی مسعود کی بابت جو احادیث آئی ہین وہ بھی پوری ہو چکین- اور حضور ہی کو یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے- اور دیگر کوئی خونی مہدی نہین آئیگا-

چہارم یہ کہ اسلام اپنی خوبصورتی سے پھیلا ہے اور بزور شمشیر نہین پھیلا-

آخر مین گذارش ہے- کہ بموجب احکام خدا و رسول و حضور اسوقت تک کہ قبر مین جاؤن- حتی الامکان دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا- نہایت عجز سے آرزو ہے کہ حضور اس خاکسار کے واسطے دعا فرماوین کہ دین و دنیا مین مسلمانون کی مقبول جماعت مین داخل ہون- آمین- نیز بیعت مین داخل کرنیکا شرف اس غریب کو بخشین ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف- زیادہ آداب-

اگر حضور پسند فرماوین تو میری یہی آرزو ہے کہ میرا یہ عریضہ لفظ بلفظ درج اخبار الحکم و بدر ہونیکا حکم صادر فرمایا جاوے- تا کہ شاید کسی دوسرے کیواسطے بھی موجب ہدایت ہو- کیونکہ آخر کار با خدا وند است- ت ابعدار

بندہ اللہ بخش کوارٹر ماسٹر کلرک ملیشیہ والون و لد مولوی مراد بخش ساکن ضلع بنون خاص- مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

واللہ باللہ شہد تا للہ

بخدمت جمیع کافہ اہل اسلام التماس ہے کہ مجھکو عرصہ ۱۳۱۵ ہجری سے بوقت طالب العلمی جناب والا مراتب حضرت مرزا صاحب سلمہ ربہ کی نسبت اعتقاد تہا اور نیز مین باشر صحبت اسنخ یقین ڈاکٹر صاحب علم الدین صاحب خوشنود و دیدار زیادہ ہوا- مگر بباعث کمی زاد راہ زیارت فیض بشارت سے مشرف نہو سکا- اور اب قریب ۱۰۰ یوم ہوئے مین واسطے اطمینان قلب خود استخارہ شروع کئے ہین- کہ خداوند تعالےٰ جل جلال کرم خود مجھکو کامل یقین دلا کہ جس سے تمام توہمات ناقص بیہودہ دور رفع فرما کر راہ راست مجھے دکہا اور قایم فرمایا- جو ہندہ یابندہ- ایک صاحب جو بدیدار خاص جناب مرزا صاحب موصوف کا ہے جسکا نام مولوی امام الدین صاحب سب اوورسیر چہاونی وانو میں ہین- ان صاحب نے مجھے استخارہ کی ترکیب فرمائی جسکے ذریعہ سے آج تیسری رات کو استخارے کر کے منزل مقصود کو پہونچا اور تمام ناقص خیالات سابقہ سے باز آیا ہے- اسوقت بندہ خوش ہو کر بخدمت اکثر صاحبان اہل اسلام موجودہ چہاونی کی خدمت مین اپنے مصمم ارادے سے آگاہ کرتا ہون کہ مین نے تصدیق بذریعہ استخارات کر لی ہے کہ جناب مرزا صاحب ممدوح بلا شبہ امام زمان ہین- آپکے فرمان پر چلنا صراط مستقیم کا باعث ہے- اسوقت جمیع صاحبان معترضان کو اپنا صدق بیان کرتا ہون کہ مین نے تصدیق کر لیا ہے- کہ دعوی مرزا صاحب موصوف کا صحیح ہے- اگر کوئی صاحب مجھکو دنیادار سمجھے یا ان کے زعم مین کچھہ اور دل نشین ہو- مجکو کسی فرد بشر سے انکار نہین ہے کہ تو کیون مرزا صاحب کو امام حق سمجھتا ہے-

جواب- مینے استخارہ سے اپنی تسلی کر لی ہے- اور اگر کسی صاحب کو تصدیق کرنی مطلوب ہو- تو وہ بھی استخارہ کر کے اپنی تسلی کرنے مین کوشش کرے امید ہے کہ کامیاب ضرور ہو جاویگا- اس تسلی اپنی کے عوض مین جو مجھکو بذریعہ استخارہ حاصل ہوئی ہے- ایک ضیافت نان جوین طیار کرنا چاہتا ہون کہ جو صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلواۃ والسلام کو امام حق دل سے مانین- وہ صاحب شریک ضیافت ہو کر میرے حق مین دعاء خیر فرماوین کہ اللہ تبارک و تعالےٰ عصیان گذشتہ معاف فرماوے- اور آیندہ ہر فرد بشر کو راہ ہدایت پر مستقیم رکھے آمین ثم آمین-

بخدمت مخلصان دین- السلام علیکم

صوبیدار میجر گلستان خان- صوبیدار شاہ داد خان جمعدار احسن اللہ خان- جمعدار حکیم شاہ کلارک حاجی صاحب ٹیلر ماسٹر- حافظ دین محمد صاحب اوورسیر مجھی ام سیر منشی علی بہادر خان- مخلص ام عطا محمد حالی حوالدار اسٹور- بابو کرم الدین صاحب کلرک و مرزا جان بیگ خانسامہ- و بابو کریم بخش و ماہی خان- و تحصیلدار صاحب شیر امان خان و منشی کرم الٰہی محرر جوڈیشل- میان فضل رحیم صاحب حوالدار- و سلطان اکبر شاہ قریشی- و مستری نور محمد

براہ مہربانی ضیافت نامہ پر دستخط فرماوین-

العبد

میان قادر بخش احمدی بقلم خود

(۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

کم بگردد تابشِ خورشید اگر
در بدخشان لعل سازد سنگ را

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را - گاہے بنگاہے

بحضور فیض معمور کرامت ظہور موفور السرور لائح النور حضرت اقدس جناب معلی القاب مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

بعد از آداب تسلیمات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ التماس ہے کہ خادم کو عرصہ گیارہ سال سے مشرف ہونے زیارت فیض بشارت کا عزم بالجزم ہے اور اسوقت بذریعہ نیاز نامہ کے التجا ہے۔ کہ براہ توجہ بریں نامہ این گمنام مسمی قادر بخش ولد منشی غلام حیدر مرحوم وپسرم محمد علی بعمر تئیس سالہ بیعت مین شمولیت فرماکر از اوراد و وظائف مرحمت فرماوین تاکہ مداومت کرکے رضامندی رب الرحیم کی حاصل ہو جاوے اور شر مفسدان سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ نیاز مند قادر بخش ولد منشی غلام حیدر مرحوم قوم قریشی معروف جھنڈا ساکن سکانیوالہ تحصیل لیہ ضلع میانوالی حال ملازم

ملتمس بقلم خود - یہ عریضہ ..... پرچہ الحکم و بدر مین درج فرمایا جاوے - تو عین مہربانی ہوگی - ۱۲ - مارچ ۱۹۰۶ء

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرت جناب والاشان امام زمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود فداہ روحی

الحمد للہ رب العالمین ونحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم - بعد از سلام سنت الاسلام واضح رائے عالی باد - کہ یہ خاکسار چند ایام سے حضور کی قدمبوسی کا از حد مشتاق ہے - اور حضور کے مامور من اللہ ہونے پر یقین واثق رکھتا ہے - بلکہ دیگر الفاظ مین خادم ہونے کا مدعی ہے - مگر اپنے گناہون کے باعث بقول ع

زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

یہ بھی کہنا گستاخی خیال کرتا ہون - گو بشرط زندگی انشاء اللہ الرحمن خاکسار عنقریب بخدمت بابرکت مین حاضر ہونے کا ارادہ رکھتا ہے - تاہم چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہین - خاکسار کی دلی خواہش ہے کہ بذریعہ عریضہ ہذا اپنے عقاید کا اظہار کرکے اللہ جل شانہ کے روبرو آنجناب کو گواہ ٹھیراؤن تاکہ آخرت مین منکرون سے علیحدہ رکھا جاؤن

اول یہ کہ مین اس امر پر ایمان رکھتا ہون - کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم فوت ہو چکے ہین - جیسے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام -

دوئم یہ کہ اس امر پر ایمان رکھتا ہون - کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث کہ دجال آئیگا - پوری ہو چکی ہے - اور کوئی دجال آنا باقی نہین رہا - جسکے پیشانی پر کفر لکھا ہوگا -

سوئم یہ کہ مسیح موعود ومہدی مسعود کی بابت جو احادیث آئی ہین - وہ بھی پوری ہو چکین - اور حضور کو ہی یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے - اور کوئی مہدی نہین آئیگا -

چہارم یہ کہ اسلام اپنی خوبصورتی سے پھیلا ہے اور بزور شمشیر نہین پھیلا -

آخر مین گزارش ہے - کہ بموجب احکام حضور اسوقت تک کہ قبر مین جاؤن - حتی الامکان دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا -

آرزو ہے کہ حضور اس خاکسار کے واسطے دعا فرماوین کہ دین و دنیا مین مسلمانون کی مقبول جماعت مین داخل رہون - آمین -

اور بیعت مین داخل کرنے کا شرف اس احقر کو بھی بخشین ع - گر قبول افتد زہے عز و شرف -

زیادہ آداب -

اگر حضور پسند فرماوین - تو میری عین آرزو ہے - کہ میرا یہ عریضہ لفظ بہ لفظ درج اخبار الحکم و بدر ہونیکا حکم دیا جاوے - تاکہ شاید کسی دوسرے کے واسطے موجب ہدایت ہو کیونکہ آخرت سخت ہے -

عارض

خاکسار محمد افضل ساکن بٹالہ ولد شیخ میر محمد قوم ککے زئی - حال کلرک خزانہ وانون جنوبی وزیرستان

ندوۃ العلماء کا نیا دور اور اسکا جلسہ سالانہ

ندوۃ العلماء پر اس تھوڑی سی مدت مین تین دور گذرے ہین ایک اسکا آغاز جو اس زور و شور کا تھا جسکے غلغلہ سے دفعتًا تمام ہندوستان گونج اٹھا - دوسرا اندل (عہد ظلمت) یہ دور اسوقت سے شروع ہوتا ہے جب جناب مولوی سید محمد علی صاحب (سکرٹری ندوہ) اپنے ضعف وناتوانی کی وجہ سے ندوہ کی خدمات سے علیحدہ ہونے لگے اور یہانتک نوبت پہنچی کہ باوجود عام اصرار کے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے - تیسرا دور ۱۹۰۵ء سے شروع ہوتا ہے جبکہ ارکین کو یہ حالت دیکھکر سخت بے چینی پیدا ہوئی - معتمد دارالعلوم نے ترک تعلقات کرکے خود ندوہ مین سکونت اختیار کی دفتر شاہجہان پور آٹھ آیا مصارف جو آمدنی سے بہت زیادہ تھے گھٹا کر داخل کے قریب قریب کر دیئے گئے نصاب مجوزہ جس پر اتبک عمل نہین کیا گیا تھا جاری کر دیا گیا - انگریزی زبان بطور سکنڈ لینگویج کے لازمی کر دی گئی

مقامی ارکان مین مولوی محمد نسیم صاحب وکیل اور مولوی ظہور احمد صاحب کا اضافہ ہوا - شملہ اور امرتسر کو ڈیپوٹیشن گیا - اور کامیاب آیا - اور سب سے بڑھکر یہ کہ جناب معلی القاب سرکار عالیہ ریاست بھوپال نے سرپرستی فرماکر چہ سو سالانہ کی مستقل رقم مقرر کر دی -

ان حالات سے وہ عام افسردگی جو تمام ملک مین پیدا ہو گئی تھی کسیقدر کم ہونی شروع ہوئی - پاس پاس کے مقامات کو ندوہ کی دوبارہ زندگی کا کچھ احساس ہونے لگا - اور اسکی طرف امید کی نگاہین اٹھنے لگین یہانتک کہ گورکھپور اور بنارس مین جلسہ سالانہ کی تحریک شروع ہوئی اور بالآخر قرعہ فال بنارس کے نام پر نکلا جو ایک مشہور تاریخی مقام ہے - بنارس کی مقامی کمیٹی کے صدر انجمن مولوی محمد عمر صاحب وکیل اور سکرٹری مولوی مقبول عالم صاحب قرار پائے ہین - اول الذکر صاحب ندوہ کی ارکان انتظامی مین ہین - اور مولوی مقبول عالم صاحب ایک نہایت نیک طینت اور دیندار آدمی ہین اور جس سرگرمی اور ذوق سے وہ جلسہ کی تیاریان کر رہے ہین اس سے بڑی بڑی امیدین پائی جاتی ہین -

اس جلسہ مین ندوہ کی تعلیم و تربیت کا نمونہ پیش کیا جائیگا ندوہ کی تعلیم کے جو انتہائی مقاصد ہین ان کے ظہور کا تو ابھی وقت نہین آیا - اس کیلئے کم از کم ابھی آٹھ دس سال درکار ہین لیکن اس جلسہ مین اس بات کا تجربہ ہو سکے گا - کہ ندوہ کی تعلیم کو اور تمام مدارس پر کیا ترجیح ہے - ندوہ کے طلباء عام مجالس مین علمی اور اخلاقی مضامین پر عمدگی سے تقریر کر سکتے ہین - فلسفہ جدیدہ سے انکو کسی حد تک واقفیت ہے - علوم قدیمہ وجدیدہ کا وہ کچھ کچھ موازنہ کر سکتے ہین انمین عمومًا وسعت نظر اور روشن خیالی پائی جاتی ہے - عربی زبان مین وہ مستعدانہ طور پر مضمون نگاری کر سکتے ہین -

ہم کو تمام ہی خواہان قوم اور خصوصًا ان لوگون سے جن کے دل مین ذرہ بھی مذہب کا درد ہے امید ہے کہ ضرور اس جلسہ مین شریک ہون گے - کیونکہ تمام ہندوستان مین یہی ایک تعلیمگاہ ہے جو اپنے اصول کے لحاظ سے بالکل ایک جدید چیز ہے - اور اگر اسکو وسعت اور ترقی دیجائے - تو وہ مسلمانون کے ہر درد کی دوا ہو سکتا ہے - جلسہ ۱۴ اپریل سے ۱۶ - اپریل تک رہیگا - ندوۃ العلماء کے دوستون اور ہمدردون کو اس سال معمول سے زیادہ انتظار کی برداشت کرنی پڑی ہے - مگر خدا کا کام حکمت سے خالی نہین انشاء اللہ تعالیٰ یہ انتظار بھی دیر آید درست آید کا مصداق ہوگا امید ہے کہ دور دور سے علماء کرام اور مشائخ عظام اس جلسہ مین رونق افروز ہونگے - اور یہ جلسہ گذشتہ جلسون سے بھی باعتبار عظمت وشان کے فائق ہوگا -

مہینون کے بعد سال مین صرف ایک ہی ایسا موقع آتا ہے جسمین بکثرت علماء اور روساء ایک جگہ مجتمع ہون - اور ایکدوسرے کی ملاقات اور مبادلہ خیالات سے محظوظ ومستفید ہون اور باہمی تجویزون سے مدد دین -

اس جلسہ مین ایک خاص بات یہ ہوگی کہ ندوہ دارالعلوم کی تعلیم وتربیت کا نمونہ پیش کیا جائیگا اور شرکاء جلسہ کو اسبات کے جانچنے کا موقع ملیگا - کہ طلباء دارالعلوم کو دیگر مدارس کے طلباء پر کن چیزون مین فوقیت حاصل ہے -

دوسری چیز جو تمام جلسون سے خاص مزید ہوگی وہ یہ ہے کہ کتب قدیمہ فرامین شاہی اور قطعات وغیرہ کی نمائش اس جلسہ کے ساتھ کھولی جائے گی - رؤساء بنارس نے اپنی مہربانی سے ہماری راحت کے سامان مہیا کر لئے ہین اور ریلوی نے دور کی مسافتین نزدیک کر دی ہین کسی قسم کی رکاوٹ نہین صرف توجہ درکار ہے - تا سال دیگر کہ خورد و زندہ کہ ماند - اس جلسہ کی ظاہری عظمت اور باطنی اثر وحلاوت کا اندازہ کچھ وہی خوب کر سکتے ہین جو اسمین شریک ہو چکے ہین اور انہون نے بزرگون کی زیارت کو کفارہ گناہ خیال کیا ہے - لہذا تمام مسلمانون کی التماس ہے کہ وہ اس جلسہ مین ضرور شریک ہون اور اس موقع کو غنیمت سمجھین سہ

صائب عمر عزیز است غنیمت دانش
گوئے خیرے کہ توانی ببر از میدانش

جن حضرات کو تشریف لانا ہو ایک ہفتہ پیشتر اپنی روانگی کی اطلاع دین - جناب مولوی مقبول عالم صاحب - بی اے - ایل ایل بی - وکیل بنارس کی خدمت مین تاکہ استقبال وقیام کا پہلے سے مناسب انتظام کیا جائے امید ہے کہ سال ہائے گذشتہ کی طرح اس سال بھی افسران ریلوی کرایہ آمد ورفت مین تخفیف فرمائینگے ہمارے پاس جو وقت اسکی اطلاع موصول ہوگی ہم اسیوقت اسکا اعلان کر دین گے -

(راقم ارکان ندوۃ العلماء)

مجرّباتِ نور الدین (جلد اوّل)

حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سابق طبیب شاہی ریاست جموں وکشمیر کے نام نامی اور آپکی طبی قابلیت سے کون واقف نہین - صاحب ممدوح کے کل مجربات کو سلسلہ وار چھاپنے کا انتظام کیا گیا ہے چنانچہ پہلی جلد چھپ کر طیار ہو گئی ہے صرف ٹائیٹل پیج باقی ہے -

اس کتاب مین امراض کا سلسلہ سر سے شروع کیا گیا ہے اوّل ہر مرض کا نام - پھر اسکے اسباب - اقسام علامات - پھر اسکے ہر قسم کے مجرب علاج بتائے گئے ہین اور طرز ایسا رکھا گیا ہے کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے - اس قسم کی کتاب ہر گھر مین ہونی چاہئے اور چند آنون کے خرچ سے ہر وقت ایک طبیب حاذق آپکے پاس مشورہ کے لئے رہیگا جو لوگ طبی مذاق نہین رکھتے وہ بھی اس کتاب کو حکیم الامۃ کی قابل قدر تصنیف سمجھکر اپنے پاس رکھین - قیمت جلد اول ۸ محصولڈاک ۱؎ - الحکم کے خریدار وبدر سے مع محصولڈاک ۸؎ - منشی فضل الرحمن ایڈیٹر طبیب حاذق قادیان سے طلب کرو -

چشمہ مسیحی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گذشتہ معجزات کو پیش کریں۔ بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور اُن کی اُمت خالی اور تہیدست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین اُمت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ ؐ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزارہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو ما بہ الامتیاز چاہئے اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی بیان کر سکتا ہے اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے تئیں قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے۔ وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ تا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو یہ مذہب اسلام ہے۔ وہ خدا جو پوشیدہ اور نہان در نہان ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اُس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیرو پر وہ ظاہر ہوتا ہے۔ جو درحقیقت سچا مذہب ہے۔ سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں جن مذاہب کی محض قصوں پر بنا ہے وہ بُت پرستی سے کم نہیں ان مذہب میں کوئی سچائی کی روح نہیں ہے اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں سو سچا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خدا شناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگا دیں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور ہونا چاہئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس اُس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خدا شناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے۔ اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں ہے کہ اُس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اُس سے دور رہنا اور سچی محبت اُس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اُس خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبت ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کونسا مذہب اور کونسی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے انجیل تو صاف جواب دیتی ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے اور یقین کرنے کی راہیں مسدود ہیں اور جو کچھ ہوا وہ پہلے ہو ۔ ۔ اور آگے کچھ نہیں مگر تعجب کہ وہ خدا جو ابتک اس زمانہ میں بھی سنتا ہے اور اس زمانہ میں بولنے سے کیوں عاجز ہو گیا ہے کیا ہم اس اعتقاد پر تسلی پکڑ سکتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں وہ بولتا بھی تھا اور سنتا بھی مگر اب وہ صرف سنتا ہے مگر بولتا نہیں ایسا خدا کس کام کا جو ایک انسان کی طرح جو بڈھا ہو کر بعض قوی اُس کے بیکار ہو جاتے ہیں امتداد زمانہ کی وجہ سے بعض قویٰ اسکے بھی بیکار ہو گئے اور نیز ایسا خدا کس کام کا کہ جب تک ٹکٹکی سے باندھ کر اسکو کوڑے دلگیں اور اس کے منہ پر نہ تھوکا جائے اور چند روز اسکو حوالات میں نہ رکھا جائے اور آخر اسکو صلیب پر نہ کھینچا جائے تب تک وہ اپنے بندوں کے گناہ نہیں بخش سکتا۔ ہم تو ایسے خدا سے سخت بیزار ہیں جس پر ایک ذلیل قوم یہودیوں کی جو اپنی حکومت بھی کھو بیٹھی تھی غالب آ گئی۔ ہم اُس خدا کو سچا خدا جانتے ہیں جس نے ایک مکہ کے غریب بیکس کو اپنا نبی بنا کر اپنی قدرت اور غلبہ کا جلوہ اسی زمانہ میں تمام جہان کو دکھا دیا یہاں تک کہ جب شاہ ایران نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے اپنے سپاہی بھیجے تو اُس قادر خدا نے اپنے رسُول کو فرمایا کہ سپاہیوں کو کہدے کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خداوند کو قتل کر دیا ہے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور اخیر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ رومی کا ایک سپاہی اسکو گرفتار کر کے ایکدو گھنٹہ میں جیلخانہ میں ڈالدیتا ہے اور تمام رات کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور دوسری طرف وہ مرد ہے کہ صرف رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور خدا اس کے مقابلہ پر بادشاہوں کو ہلاک کرتا ہے۔ یہ مقولہ طالب حق کے لئے نہایت نافع ہے۔ کہ یار غالب شو کہ تا غالب شوی۔ ہم ایسے مذہب کو کیا کریں جو مردہ مذہب ہے ہم ایسی کتاب سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو مردہ کتاب ہے اور ہمیں ایسا خدا کیا فیض پہنچا سکتا ہے۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدا کے پاک یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں اور وہ خدا جس کو یسوع مسیح کہتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اُس نے مجھے نہیں چھوڑا اور مسیح علیہ السلام کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے مگر ہر ایک حملہ میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کے لئے منصوبہ کیا گیا مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا۔ اور میرے لئے اُس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے۔ اور ہزارہا نشانوں سے اُس نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنے جیسے اُس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اُسکی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر اُن معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ اُن سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جسکو دنیا نہیں جانتی ہم نے اُس خدا کو اسکے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اُسی نبی کی برکت سے کھولا گیا۔ اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اُس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے۔ اور ہم نے اُس نبی کا وہ مرتبہ پایا۔ جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اُس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسےٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانو کہ کفر کیا چیز ہے۔ کفر خود تمہارے اندر ہے اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسُول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔ اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک سچا مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے شناخت ہو سکتا ہے پس یاد رہے کہ وہی سچا مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں صرف انسانی کوششیں پیش کیجاتی ہیں گویا انسان کا خدا پر احسان ہے جو اُس نے اُس کا پتہ دیا۔ مگر اسلام میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک زمانہ میں اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اُس رسُول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو شناخت کیا۔

بالآخر میں دوبارہ افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا اُخت ہارون ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے۔ میری نگاہ میں آپ کی بہت ناواقفیت ظاہر کرتا ہے اس بیہودہ اعتراض پر پہلے علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے

وطن کی تجاویز کا انجام

میرے مکرم شیخ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مارچ کے ریویو میں ایک مختصر سا نوٹ وطن کی تجاویز اور انکے انجام کے متعلق لکھکر میں نے یہ خیال کیا تھا کہ اب آیندہ کے لئے یہ ورق بالکل الٹ چکا ہے - اور مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت پیش نہ آئیگی مگر اخبار وطن کے ۱۶ مارچ کے پرچہ میں ایڈیٹر صاحب نے بہت کچھ نیش زنی کی ہے جسکے متعلق میں مختصراً کچھ لکھتا ہوں ۔ سب سے پہلے مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب نے ۹ مارچ کے پرچہ میں یہ لکھا کہ بہت سے چندے اعانت کے براہ راست قادیان گئے ہیں جسکے جواب میں میں نے اخبار پڑھتے ہی ان کو خط لکھا کہ جن چار یا پانچ آدمیوں کیطرف سے وطن کی تحریک کے بعد ہمیں اعانت کا چندہ پہونچا ہے - انہوں نے وطن کی تجویز یا تحریک یا نئی ترتیب کا ہرگز ذکر نہیں کیا اور اسلئے یہ بات بالکل غلط ہے کہ وطن کی تحریک پر براہ راست قادیان چندے پہونچنے شروع ہو گئے ۔ اور اگر کسی نے اس خیال سے بھیجا بھی ہو جسکا ذکر انکے خطوط میں نہیں پایا جاتا تو ہم ان کی تحریر پر انکا چندہ فی الفور واپس کر دینگے اور میں نے تو شروع میں ہی لکھ دیا تھا کہ ہم ایسے لوگوں کے ایک پیسہ کو بھی حرام سمجھتے ہیں جنکو اس سلسلہ سے عناد ہے - ہان بعض غیر احمدی احباب خود بخود یا بعض احمدی احباب کی تحریک سے پہلے ہی اس کار خیر میں حصہ لیا کرتے ہیں اور وہ وہ لوگ ہیں جنکے دل عناد سے خالی ہیں - اور ان کے دلوں میں کینہ نہیں اور وہ اس رسالہ کو اسکی موجودہ صورت میں باہر بھیجنا ثواب سمجھتے ہیں - اس خط کا جواب مجھے یہ ملا کہ اس خط کے پہونچنے سے پہلے میں کچھ لکھ چکا ہوں اور اب صرف ایک سطر بڑھا دی ہے مفصل پھر لکھونگا ۔ جب ۱۶ - مارچ کا اخبار آیا تو اس میں بہت کچھ زہر اگلا ہوا تھا - اور اس بات پر بھی بہت زور دیا ہوا تھا کہ رقوم وصول شدہ واپس کی جاویں اور شرعاً اور انصافاً انکو کسی غیر احمدی کا پیسہ نہیں لینا چاہئے حالانکہ میں نے مولوی انشاء اللہ خان صاحب سے کبھی ایک پیسہ نہیں مانگا ۔ بلکہ خود انہوں نے ہی بار بار التجا کی تھی کہ کوئی صورت ایسی نکالی جاوے کہ اس نیک کام میں جو احمدی قوم کر رہی ہے دوسرے لوگ بھی شامل ہو سکیں ۔ تعجب ہے کہ مولوی انشاء اللہ صاحب کو اپنے کسی دوست کے ایک دو چندے یاد آ گئے اور اذا فات الشرط فات المشروط لکھکر بہت کچھ واویلا کیا گو یا ہم انکے ہزاروں روپے کھا گئے تھے ۔

یہ کسقدر افسوس ناک امر ہے کہ مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب بحالیکہ اس سے خوب آگاہ تھے کہ ہم ایک منٹ کے لئے بھی اور ایک پیسہ بھی لینا نہیں چاہتے تھے اور اگر کوئی ایسی رقم ان شرائط کیساتھ آئی تو اسکو واپس کرنے کو از خود آمادہ تھے پھر انہیں ایسی تحریک کی کیا حاجت اور ضرورت تھی مجھے زیادہ تر افسوس اس بات پر ہے کہ ۱۶ - مارچ کے اخبار میں خود نیش زنی کر کے مولوی انشاء اللہ صاحب نے میرا خط جو ان کو ۱۲ - مارچ کو یا اس سے پہلے پونہچ چکا تھا نہ ۱۶ مارچ کے پرچہ میں درج کیا اور نہ ۲۳ مارچ کے پرچہ میں - کیا چالاکی سے کوئی انسان سچا بن سکتا ہے - باقی رہے ان کے کسی دوست کے چندے میرے خیال اور علم میں کوئی چندہ انکی تحریک پر نہیں آیا کیونکہ میں نے تو دفتر کے موصولہ خطوط سے ہی نتیجہ نکالنا ہے ہان پرائیوٹ طور پر اگر کسی نے ان کو کچھ کہا ہو تو اسکا مجھے علم نہیں - انہوں نے تو یہاں تک ہی بس کی ہے میں انکو اجازت دیتا ہوں کہ وہ مخالفت میں بھی جو چاہیں لکھیں کہ یہ رسالہ بالکل خرید کرنے کے قابل نہیں اور جن لوگوں نے اسے خرید لیا ہے وہ واپس کر دیں اور چاہیں تو جسطرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ کے ریویو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منجانب اللہ مان کر (دیکھو اشاعت السنہ) پھر یہ کہدیا تھا کہ ۱۸۸۸ تک تو آپ منجانب اللہ تھے لیکن بعد میں مفتری بن گئے - اسی طرح مولوی انشاء اللہ صاحب بھی لکھدیں کہ ۲۸ فروری تک تو یہ رسالہ ایسا ہی تھا جو رائے اسکے متعلق وہ ۲۸ فروری کے پرچہ میں دے چکے ہیں کہ "یہ رسالہ بڑے پایہ کا رسالہ ہے اسکی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے اسی لئے ہم نے جاپان اور امریکہ میں بھیجنے کے لئے اسکو تجویز کیا ہے" لیکن اب اسکی تحقیقات اسلام کے متعلق فلسفیانہ نہیں رہی - اور اس لئے کسی شخص کو اسکے نزدیک نہیں جانا چاہئے میں ان کو اجازت ہی نہیں دیتا بلکہ ان کو کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا لکھدیں اور پورے زور سے اس سلسلہ کی مخالفت کریں اور پھر دیکھیں کہ کیا وہ اسکا کچھ بگاڑ سکتے ہیں - میں نے تو پہلے ہی لکھدیا تھا - کہ خدا کا سلسلہ کسی کا محتاج نہیں - اور نہ ہم کسی سے مدد مانگتے ہیں - ہم اس غیور امام کے پیرو ہیں جس نے یہ لکھدیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال کا کوئی حصہ اس سلسلہ کے لئے وصیت کرے اور بعد میں مرتد ہو جائے تو گو اس کے مال پر قانونی طور پر قبضہ بھی کر لیا گیا ہو تاہم ہماری انجمن کا فرض ہوگا کہ اسکو واپس کر دے "کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں - اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے" میں بھی اسی غیور امام کا پیرو ہوں اور اسیواسطے میں نے مولوی انشاء اللہ صاحب کی تحریر کو ۹ - مارچ کے وطن میں پڑھتے ہی لکھدیا تھا ...... "کہ جس شخص نے وطن کی تحریک پر روپیہ بھیجا ہو وہ اپنا روپیہ واپس منگالے" مگر افسوس کہ ایڈیٹر صاحب وطن نے نہ معلوم کس مصلحت سے اس خط کو ابتک شائع نہیں کیا ہمیں ایسے پیسوں کے جانیکا ذرہ بھی غم نہیں ہو سکتا - بلکہ خوشی ہے - اور ابھی قبل اسکے کہ کوئی شخص ایسا روپیہ ہم سے طلب کرے - میرے پاس یہ خط محمد عجب خان صاحب کی طرف سے پہونچ گیا ہے کہ جسقدر روپیہ اسطرح واپس کیا جاوے اس سب کو وہ پورا کرینگے - کاش یہ لوگ خدا کی ان عجیب نصرتوں پر غور کرتے جو اس سلسلہ کے لئے ظاہر ہو رہی ہیں - مجھے اس خط کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی نہ اسلئے کہ چند پیسوں کے چلے جانے کا کوئی فکر تھا - ہرگز نہیں بلکہ میں خود ہی ضروری سمجھتا تھا کہ کسی معاند سلسلہ کا ایک پیسہ بھی ہمارے پاس نہ رہے - خوشی مجھے اس بات کی ہوئی کہ اللہ تعالے نے اس جماعت کے دلوں میں کیسا عجیب ایمان پیدا کیا ہے اور کسطرح ایک سے ایک بڑھکر قابل رشک نمونہ اعانت اسلام کا دکھاتا ہے - اور پھر یہ کہ خدائے تعالے یہ نہیں چاہتا کہ اس سلسلہ کو کسی رنگ میں بھی کوئی نقصان پہونچے - اب میں وہ خط درج کرتا ہوں -

برادرم مکرم جناب مولوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جو نقد رقم جناب کو حسب تحریک ایڈیٹر صاحب وطن پہونچگئی ہے اور جسکی واپسی کا جناب نے وعدہ کیا ہے - اُس مجموعی رقم کی یادداشت ازراہ مہربانی میرے پاس روانہ فرماکر مشکور فرماویں - تاکہ میں وہ کل یا جزو رقم مذکور روانہ خدمت کرنے کی سعی کروں - اور اسطرح جو رسالجات غیر احمدیوں کے نام سے جاری ہونیکو تھے - وہ بند ہو جاویں - کیونکہ غیرت و حمیت اسلام صرف ہمارے حضرت مسیح کے ساتھ وابستہ ہے - غیروں کا ہدیہ خداوند کریم قبول نہیں فرماتا - اسلئے خداوند کریم کا شکر ہے - کہ غیروں نے خود اپنی امداد کو واپس لیا - زیادہ نیاز

العبد آپکا تابعدار **محمد عجب**
از ٹوچی میرام شاہ
مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

یہہ تو ایک تہوڑی سی رقم کا سوال ہے - میں یہ بھی یقین کامل رکھتا ہوں کہ جو دو سو پرچے کا وعدہ ایڈیٹر وطن کرتے تھے - خدائے تعالے اسکے عوض میں بھی دو سو سے بہت بڑھکر پرچوں کی اعانت کرنے والے پیدا کر دیگا - اور میں سال کے آخر پر مولوی انشاء اللہ صاحب کو بتا دونگا کہ انکے دو سو پرچوں کا چندہ نہ پہونچنا ہی اشاعت اسلام کے لئے کسقدر مفید ہوا ہے - اس منحوس دو سو کی بجائے میں یقین کرتا ہوں کہ ایک ہزار سے کم رسالہ باہر نہ جائیگا اور پھر ان کے بھیجنے والے وہ لوگ ہونگے جو سچے خلوص اور جوش حمایت اسلام سے یہ رسالے بھجوائینگے ۔

منجملہ مولوی انشاء اللہ صاحب کی نیش زنیوں کے یہ ہے کہ وہ خطوط اور اخبار میں لکھتے ہیں کہ راقم کے "حیرتناک تلون کیوجہ سے" یہ تجویز کالعدم ہو گئی - میں نہ چاہتا تھا کہ مولوی انشاء اللہ صاحب کی نیت کیطرف کوئی امر منسوب کروں مگر جب بار بار وہ حملہ پر حملہ کرتے ہیں تو میں بھی لکھنے پر مجبور ہوں - اصل الفاظ خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز کے یہ تھے کہ "ایڈیٹر اور دیگر مدبران رسالہ ہذا کا فرض ہوگا کہ آیندہ اسکے صفحات کو خاص دعاوی حضرت مرزا صاحب سے خالی رکھیں - اور ان مضامین سے انہیں آراستہ کریں جو اسلام کے محبوب چہرہ کو دنیا کی نگاہ میں محبوب کر دکھلا دیں" جو کچھ میں اس سے سمجھتا ہوں وہ تو یہی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے خاص دعاوی سے مراد انکا مسیح موعود اور مہدی معہود اور مجدد اور امام زمان اور خاتم الخلفاء اور مامور من اللہ ہونا اور خدا سے غیب کی خبریں پانا - اور دعاؤں کی قبولیت اور نشان اور خوارق کا دکھانا ہے اب مولوی انشاء اللہ صاحب جیسا اپنے آپ کو حامی دین اسلام اور اتفاق پیدا کرنے والا اور کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہونچانے والا ظاہر کرتے ہیں - اگر واقعی ایسے ہی ہیں تو وہ مجھے یہ بتادیں کہ پہلی تجویز اور دوسری تحریر میں جس میں تفصیل سے اور کہول کر بیان کر دیا گیا ہے کہ ہماری مراد دعاوی حضرت مرزا صاحب سے کیا ہے - کونسا فرق پایا جاتا ہے جسکی بنا پر انہوں نے اخبار میں اور پرائیویٹ خطوط میں مجھ پر تلون اور عزم پر قایم نہ رہنے اور غیر استقلالی کے الزام لگائے ہیں بلکہ مجھے تو جبتک ان کی طرف سے چندہ وصول نہ کر لیتا ہر وقت یہ اختیار تھا کہ کوئی نئی شرط داخل کرتا - کیونکہ اسلام کو میں نے کرنا تھا اور اگر میری راہ میں کوئی دقت ہوتی تو بہر حال اس کے لئے کوئی راہ نکالنا تھا - باقی رہا اسلام کے محبوب چہرہ کو دنیا میں محبوب کر کے دکھلانا - سو مولوی

انشاء اللہ صاحب یاد رکہیں کہ شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اسلام کا محبوب چہرہ بغیر اسکے ہی محبوب کر کے دکہلایا جا سکتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے وہ کم از کم احمدی جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہان اگر خواجہ صاحب یہ الفاظ لکہہ دیتے کہ اسلام کے محبوب چہرے کو بغیر بگاڑ کے دنیا میں دکہلایا جاوے تو شاید پہر مین مجبور ہوتا کہ مولوی انشاء اللہ صاحب کا یہ حق تہا کہ وہ دکہاتے کہ یہ باتیں جو مینے لکہی ہیں کہ اسلام زندہ مذہب ہے یا یہ امت خیر الامم ہے اور اسکے مجدد اور مصلح سب اسی امت مین سے ہونگے جیسا کہ خدا نے فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض - یا قرآن شریف تلوار کے ذریعہ مسلمان کرنے کی ہدایت نہیں کرتا اور لا اکراہ فی الدین فرما کر غازی مہدی کے عقیدہ کی بیخکنی کرتا ہے - یا دجال سچ مچ کا ناخدا نہیں ہے - اور نہ خدا کی سلطنت مین یہ اندہیر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ساری خدائی صفات کا مالک بن بیٹھے اور جس فتنہ سے قرآن شریف بار بار ڈراتا اور جس کے متعلق تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا فرماتا وہ عیسائیوں ہی کا فتنہ ہے - یا اور وہ باتیں جو مینے کہول کر پیش کی ہیں کہ میرے عقائد ایسے ہیں اور انہیں کے مطابق لکہونگا - مولوی انشاء اللہ صاحب کا یہ حق تہا کہ وہ ثابت کرتے کہ یہ باتیں قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہیں یا ان سے اسلام کا محبوب چہرہ بگڑ جاتا ہے - مگر بجائے اسکے کہ وہ کوئی دلیل دیتے ان لوگوں کی طرح جو کہسیانے ہو کر جو منہ پر آیا کہہ دیتے ہیں - مولوی انشاء اللہ صاحب نے اپنے اخبار مین یہ لکہہ دیا کہ احمدیوں کے نزدیک "قرآن و محمد کا اسلام مردہ اسلام ہے" لعنۃ اللہ علی الکاذبین - مینے تو تم لوگوں کے اسلام کو مردہ اسلام کہا تہا - کیونکہ تم قرآن شریف کے خلاف چل رہے ہو - قرآن شریف تو پنجوقتہ نماز مین کئی کئی بار یہ دعا پڑہنے کی ہدایت کرتا ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنے ہمیں تو ان لوگوں کی راہ پر چلا جنپر تیرے انعام ہوئی اور وہی انعام ہم پر نازل فرما اور تم کہتے ہو کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا جو سب سے بڑی نعمت ہے دروازہ بند ہو چکا ہے - پس کیا ہم قرآن کے اسلام سے انکار کرتے ہیں یا تم کرتے ہو؟ اور قرآن شریف فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ - اور تم اس سے انکار کرتے ہو - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا اور تم کہتے ہو کہ کسی ایسے مجدد کی ضرورت نہیں - اور قربانی کی پاک رسم کو دور کر کے حجاز ریلوی فنڈ کے لئے روپیہ جمع کر لینا کافی ہے -

مردہ اسلام وہ ہے جو برکات سے خالی ہے - پس ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسلام برکات سے خالی نہیں اور دوسرے تمام مذاہب ان برکات سے خالی ہیں - اور تم اسلام کو مثل دوسرے مذاہب کے برکات سے خالی قرار دیتے ہو - کیا یہی اسلام لیکر جاپانیوں اور یورپ - امریکہ والوں کے سامنے جانا چاہتے ہو - اور پہر یہ افترا آپ سلسلہ احمدیہ پر کرتے ہیں کہ یہ لوگ قرآن اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام کو مردہ اسلام کہتے ہیں - مین ضروری نہیں سمجہتا کہ مولوی انشاء اللہ صاحب کی سب باتوں کا جواب لکہوں - اور اس بحث کو جسے خدا نے اپنے فضل سے ہی ہر وقت مٹا دیا ہے تازہ کروں - مگر مجہے یہ حق پہونچتا کہ اگر یہ سب کچھ میرے تغیر کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ مولوی انشاء اللہ صاحب کی بزدلی سے ہوا - آپ کو اعلان کرتے ہی چاروں طرف سے یہ صدائیں آئیں کہ آپ مرزائی ہو گئے ہیں - شاید آپ کو اخبار کی فروخت میں کمی آجانیکا ڈر بہی لگا ہو [illegible] کہ ضمیمہ کے خیال کو ابہی چہوڑ دیا جاوے اور اس رسالہ کی ترتیب ابہی بدل دیجاوے - کیا یہی قرارداد تہی - اس سے مولوی انشاء اللہ صاحب کی اخلاقی جرأت کا اندازہ لگ سکتا ہے اور جب مینے لکہا کہ ضمیمہ کے بغیر تو رسالہ کی صورت نہیں بدلی جا سکتی کیونکہ یہی فیصلہ ہوا ہے اور ضمیمہ کے لئے اخراجات کثیر درکار ہیں جبتک ایک ہزار رسالہ کے چندوں کا وعدہ نہ ہو ہم کوئی ترتیب نہیں بدل سکتے تو اس کے جواب مین آپ نے لکہہ دیا کہ لوگ مجہے پہلے ہی مرزائی کہنے لگے ہیں اور اب وہ اس تجویز پر یہ بدظنی کرینگے کہ احمدی جماعت نے روپیہ جمع کرنیکے لئے یہ راہ نکالی ہے - اس سے مولوی انشاء اللہ صاحب کے خیالات کا اندازہ لگ گیا - اور اس لئے مینے کہول کر سب باتیں لکہہ دیں - مولوی انشاء اللہ صاحب نے ایک کارڈ مین مجہے یہ بہی لکہا ہے کہ مینے سنا ہے کہ اس تجویز کے خلاف حضرت مرزا صاحب کے پاس بہت سی شکایتیں احمدی جماعت کیطرف سے پہونچیں - مین نہیں سمجہتا آپ کو سننے کی کیوں ضرورت پیش آئی - مینے تو خود

کے طور پر ان خطوط کو خود ہی الحکم اور بدر مین شایع کر دیا تہا اور ان کا جواب بہی لکہہ دیا تہا - اور پرائیویٹ خطوط مین بہی جواب لکہہ دیا تہا - آپ نے ۱۰ مارچ کا الحکم تو ضرور پڑہا ہوگا کیونکہ اسپر آپ نے بہت کچہہ نکتہ چینی کی ہے - اور آپ نے دیکہا ہوگا کہ اس مین مینے کیا جواب دیا ہے - بہر حال مینے آپ کی طرح ان خطوط کا اخفا نہیں کیا جو قوم کی رائے تہی اسکو پبلک کے سامنے کہول کر پیش کر دیا اگر مینے ڈرنا ہوتا تو مین بہی آپ کی طرح ان خطوط کا ذکر تک نہ کرتا - اور اگر آپ کو یقین نہ ہو تو آپ ایڈیٹران اخبار الحکم اور بدر سے دریافت کر لیں کہ اپنی مخالفت کے ان خطوط کا شایع کرانیوالا مین ہی ہوں یا کوئی اور آپ اپنے خیالات کو میری طرف کیوں منسوب کرتے ہیں - کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ جو کچھ مینے دوسرے خط مین لکہا جو آپنے ۹ مارچ کو شایع کیا ہے اسپر احمدی جماعت خوش ہو گئی ہے ہرگز نہیں بلکہ بدر مین وہ میری تحریر چہپنے کے بعد بہی بہت سے خطوط آئے کہ ہم ہرگز پسند ہی نہیں کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر رسالہ مین نہ ہو - اور ہماری غیرت اور حمیت ہرگز اسکو برداشت نہیں کر سکتی کہ ہم اس قسم کی شرط کر کے کسی سے کچہہ بدلیں - اور ہم خود رسالہ کو کافی تعداد تک [illegible] بہیجنے کے لئے تیار ہیں بہر حال مین خدا کا شکر کرتا ہوں کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب نے خود ہی پہلے استدعا کی اور اصرار کیا اور خود ہی پہلے چندہ کو بند کر دینے کا اعلان کیا - اور اسطرح پر اللہ تعالے نے احمدی احباب کو از سر نو حمایت و اشاعت اسلام کا جوش دکہانیکا موقعہ دیا -

مولوی انشاء اللہ صاحب نے یہ بہی اخبار مین لکہا ہے کہ احمدی سلسلہ کے ان عقائد کے ہوتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کا ان سے ملاپ نہیں ہو سکتا - تعجب ہے کہ ۹ مارچ سے پہلے احمدی سلسلہ کے عقائد کبہی آپ کو معلوم نہ تہے اور اگر آپ کو علم تہا تو پہر آپ ملاپ کے لئے ملتجی کیوں ہوئے کیا کسی احمدی نے آپکی خدمت مین درخواست کی تہی کہ ہمارے رسالہ کو کچہہ مدد دیں - مجہے مولوی انشاء اللہ صاحب پر افسوس ہے تو اس بات کا کہ وہ اپنی طبیعت کو جو شاید دوسرے لوگوں پر حملہ کرنے کی عادی ہو گئی ہے ہمارے سلسلہ پر اور ذاتی طور پر ایسے حملے کرنے سے روک نہیں سکے - جنکے کرنے کی انکو ضرورت نہ تہی - تعجب ہے کہ مولوی صاحب اسلام کے لئے یہہ ضرورت سمجہتے ہیں کہ اسے بدمعاشوں کی بہی ضرورت ہے - حالانکہ اسلام پاک ہی اس سے کہ اسے کسی بدمعاش کی ضرورت ہو - وہ تو ناپاکوں کو پاک بنانے کیلئے آیا ہے - نہیں مینے غلطی کی - تعجب کی بات نہیں بلکہ یہ بالکل سچ ہے کہ جو شخص اسلام کے لئے موچی دروازہ کے گنڈوں کی ضرورت سمجہتا ہے وہ خدا کے پاک سلسلہ کی ضرورت کو محسوس نہیں کر سکتا - اور یہ لوگ اسلام کے مصلح بنکر [illegible] - انا للہ وانا الیہ راجعون -

راقم محمد علی

حضرت مسیح موعود کی تازہ نظم

(پیشگوئی زلزلہ - از چشمہ مسیحی)

دوستو! جاگو کہ اب پہر زلزلہ آنیکو ہے
پہر خدا قدرت کو اپنی جلد دکہلانے کو ہے
وہ جو ماہ فروری مین تم نے دیکہا زلزلہ
تم یقین سمجہو کہ وہ اک زجر سمجہانے کو ہے
آنکہ کے پانی سے یارو کچہہ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو! اب آگ برسانیکو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے تقوے کی رہ گم ہو گئی
اک مسلمان بہی مسلمان صرف کہلانیکو ہے
کس نے مانا مجہکو ڈر کر کس نے چہوڑا بغض و کین
زندگی اپنی تو اون سے گالیاں کہانیکو ہے
کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں
کون ایمان صدق اور اخلاص سے لانیکو ہے
جسکو دیکہو بدگمانی مین ہی حد سے بڑہ گیا
گر کوئی پوچہے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے
چہوڑتے ہیں دینکو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
سوکریں وعظ و نصیحت کون بچپانے کو ہے
ہاتہہ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکہکر
پر خدا کا ہاتہہ اب اس دل ٹہیرانیکو ہے
اسلئے اب غیرت اوسکی کچہہ تمہیں دکہلائیگی
ہر طرف یہ آفت جان ہاتہہ پہیلانیکو ہے
موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچہہ مدد
ورنہ دیں اے دوستو! اک روز مر جانیکو ہے
یا تو اک عالم تہا قربان اوسپہ یا آئے یہ دن
ایک عبد العبد بہی اس دین کو جھٹلانیکو ہے

یادگار کریم مفت منگاؤ	اخویم مجی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی چہاونی انبالہ نے سو جلد

اور برادرم محمد حافظ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی سرینگر کشمیر نے ۲۰ جلد اور خود انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ نے

ایک شریف لڑکی کا خط

ذیل میں میں اپنی ایک محترم بہن بنت ملک مولابخش صاحب رئیس گورالی کی چٹھی درج کرتا ہوں جو اس نے میرے نام اندراج اخبار کے لئے لکھی ہے۔ اس مضمون میں مستورات کی تعلیم کے لئے کسی نصاب کے نہ ہونے اور ایسی تالیفات کے میسر نہ آنیکا ذکر کرکے اُن لوگوں کو توجہ دلائی ہے جو اہل قلم ہیں فی الحقیقت تعلیم نسوان کا سوال جیسا اہم ہے اس سے زیادہ اہم اور ضروری سوال مستورات کی تعلیم کیلئے ایسی تالیفات کا طیار ہونا ہے جو ہر پہلو سے انکے لئے مفید ہوں۔ راقمہ مضمون نے ان دو مختصر سے رسالوں کو بہت پسند کیا ہے جو سلک مروارید کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ میں اس حسن ظن کے لئے شکر گذار ہوں میرے سر میں مستورات کی تعلیم کے لئے ایک مکمل کورس کا سرمایہ بفضلہٖ موجود ہے لیکن ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے خدا تعالیٰ سے توفیق ملی تو سلک مروارید کا تیسرا نمبر میں ایسی طرز پر لکھنا چاہتا ہوں جو ہر درجہ کی مستورات کے لئے یکساں مفید ہو وَمَا تَوْفِيْقِي اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم۔

بہرحال جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ دی ہے اور وہ مستورات کی تعلیم کے لئے دل میں درد اور دماغ میں فکر رکھتے ہیں وہ آسان اور مفید تالیفات کا ایک سلسلہ طیار کریں۔ اور پہلے ایک مکمل نصاب کی تجویز کریں اسے خواہ چند ذی علم اصحاب ملکر سرانجام دیں تو قوم اور ملک کی بڑی ضرورت پوری ہو سکتی ہے - ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

قومی مخدوم مکرم محسن جناب ایڈیٹر صاحب جناب شیخ یعقوب علی صاحب اخبار الحکم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی دنوں سے میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہو رہا ہے۔ کہ میں اس مضمون پر قلم اٹھاؤں۔ مگر اسواسطے چپ رہی ہوں کہ شاید میری تعلیم یافتہ بہنیں اس طرف دھیان کریں مگر آجتک کوئی مضمون اس قسم کا میری نظر سے نہیں گذرا۔ لہذا اب میں اپنے دلی خیالات کا اظہار ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کرتی ہوں۔ برائے مہربانی ان چند سطور کو اپنی اخبار صداقت آثار میں جگہ دیکر مشکور فرما دیں۔ جیب میں اخباروں میں دیکھتی ہوں کہ تعلیم نسوان کے حامیوں نے ہر طرف دھوم مچا رکھی ہے مگر عملی کارروائی ذرہ بھر بھی نہیں ہوئی۔ کوئی علیگڑھ میں عورتوں کے واسطے کالج قایم کرنے کو کہتا ہے کوئی کچھ صلاح دیتا ہے کوئی کچھ تدبیریں کرتا ہے۔ مگر کوئی ہونہار ابتک اسطرف متوجہ نہیں ہوا۔ کہ اس بے زبان فرقہ کیواسطے سلسلہ تالیفات کا شروع کریں۔ اے نئی روشنی کے دلدادو! اے تعلیم نسوان کے حامیو! اے ملک کو مہذّب اور شائستہ بنانے والو! خدارا ذرا بتلاؤ تو سہی کہ آپ نے کہانتک اس امر کی کوشش کی ہے۔ کہ عورتوں کے واسطے عمدہ کتابیں تالیف ہوں۔ اے مصنّفو! مولّفو! گریجوئیٹو! لکچرارو! قومی ریفارمرو! آپ نے اپنی ساری لیاقت صرف ترچھی نظر اور بانکی ادا (ناولوں کے نام) کے ہی نذر کردی۔ اور باقی جو بچی وہ حسن و عشق کی شاعری کے کام آئی میں آپ سے پوچھتی ہوں کہ آپ کی اعلیٰ تعلیم نے آپکے ملک اور آپ کی بہنوں کو کیا فائدہ پہونچایا؟ جو آپ کی مخرب اخلاق ناولوں نے زہریلا اثر ملک پر ڈالا ہے آپ سے مخفی نہیں۔ مولانا حالی صاحب فرماتے ہیں ؎

وہ شعر و قصائد کا ناپاک دفتر

عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر

اوّل تو تعلیم یافتہ عورتیں بہت ہی کم ہیں۔ مگر جو تھوڑا بہت پڑھ جاتی ہیں وہ ناول بینی کی مہلک مرض کا شکار بن جاتی ہیں۔ اور عام طور پر زیادہ تر عورتیں ہی اس مہلک مرض میں مبتلا ہیں۔ اور یہ مرض ان کے اخلاق اور طرز معاشرت کیواسطے سم قاتل ہے۔ اس کے دو بڑے بھاری سبب ہیں۔ اول تو عورتوں کو تعلیم ہی اوسط درجہ کی دیجاتی ہے جس سے ان کے دماغوں میں اعلےٰ خیالات آہی نہیں سکتے۔ اور نہ ہی انکو مشکل اور پیچیدہ کتابوں کی سمجھ آسکتی ہے۔ اور چونکہ ناول عام فہم ہیں اسی واسطے ان کی طبیعت کا میلان اسطرف ہو جاتا ہے اور وہ یہ نہیں سمجھ سکتیں کہ انکا زہریلا اثر ہمیں تباہ و برباد کر دیگا۔ مگر اس میں ان بیچاریوں کا کیا قصور ہے۔ یہ سب خرابیاں صرف ہمارے تعلیم یافتہ بھائیوں کی بے توجہی کے باعث ہیں۔ جنہوں نے ایک لمحہ کے واسطے بھی اپنے مبارک خیالات اور خداداد ذہانت کو اس طرف مبذول نہیں فرمایا کہ مستورات کیواسطے عام فہم علم ادب اور اخلاق کی کتابیں لکھی جادیں۔ مگر ان کو اتنی فرصت کہاں سے مل سکتی ہے وہ تو ابھی گل روزنیہ اور گل بکاولی کے ڈراما پر ہی لٹو ہو رہے ہیں۔ اور اس ضرورت سے بالکل بے خبر ہیں کہ تصویر کا دوسرا رخ ابھی بہت ہی کالا ہے صاحبان آپ نے جبتک اس طرف توجہ نہ کی آپ ہرگز ترقی نہیں کر سکتے۔ آپ یہ ہرگز نہیں محسوس کرتے کہ ہم تحت الثریٰ میں پہنچ چکے ہیں۔ شاید آپ میں احساس کا مادہ رہا ہی نہیں۔ دن بدن ناولسٹوں اور ڈراما نویسوں کی حیرت انگیز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کاش کہ ان مخرب اخلاق ناولوں اور ڈراموں کی بجائے علم ادب اور اخلاق کی کتابیں انگریزی۔ فارسی۔ عربی سے ترجمہ کی ہوتیں۔ اگر کوئی بندہ خدا اپنی خداداد قابلیت کو اسطرف لگاتا۔ تو اسکی قومی بہنوں کو بہت ہی فائدہ پہونچتا۔ صاحبان اب خدا کے واسطے ناول نویسی اور ڈراما نویسی کو ترک کیجئے۔ اس نے ملک پر بہتیرا زہریلا اثر ڈال لیا ہے اب اس کمزور فرقہ کے واسطے کتابیں لکھنے کی کوشش کیجئے۔ اور اپنی خداداد لیاقت کو اس طرف لگائیے۔

خیال فرمائیے کہ مولوی نذیر احمد صاحب کی دو تین کتابیں بھلا کہانتک مفید ہو سکتی ہیں۔ چودہری خوشی محمد صاحب کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب ہو۔ جنہوں نے اس ضرورت سے باخبر ہو کر مستورات کے واسطے بڑی محنت اور قابلیت سے لاثانی استانی تالیف کی ہے۔ جو عورتوں کے واسطے ایک نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ ہم فرقہ اناث تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اور حال میں ہی ہمارے قومی مخدوم شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے بڑی جانفشانی سے دو جلدیں سلک مروارید کی تالیف کر کے شائع کی ہیں۔ میری نظر سے آجتک کوئی اس قسم کی اسلامی کتاب نہیں گذری۔ یہ کتاب اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ میں نے شروع سے آخر تک دیکھی ہے۔ واقعی مولّف نے گوہر ہی پرو دیئے ہیں۔ اور نہایت ہی قابلیت سے اسلام اور توحید پر بحث کی ہے۔ یہ اپنی طرز کی پہلی ہی کتاب ہے۔ خاصکر عورتوں کے واسطے تو کوئی ایسی عام فہم اسلامی کتاب آجتک نہیں شائع ہوئی۔ اور ان لڑکیوں کے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ جو مشن اسکولوں میں تعلیم پاتی ہیں اور جن پر مشنری لیڈیوں کا زہریلا اثر سرایت کر جاتا ہے اور وہ اپنے پاک دین سے بد اعتقاد ہو جاتی ہیں ان کے واسطے آب حیات سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور ان سے زہر دور کرنے کے واسطے تریاق ہے۔ اور ان پہ اسلام کی وحدانیت اور حقانیت قایم کرنے کا یہ کتاب ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ پبلک کو چاہیئے کہ ضرور اس کی قدر دانی کرے۔

اے نوجوانو! اس بے زبان فرقہ کی خدمت کرو جن کے احسانات سے تم گردن نہیں اٹھا سکتے۔ جنہوں نے تمہیں پالا۔ پوسا۔ انکے واسطے کتابیں تصنیف کرو۔ ترجمے کرو۔ تالیف کرو۔ ورنہ آپ صاحبان کا ہونا یا نہ ہونا ہمارے واسطے یکساں ہے۔ اگر آپ ذرا ہی عنان عاطفت اس طرف پھیریں تو کئی عمدہ سے عمدہ کتابیں فراہم ہو سکتی ہیں۔ اور ہم بھی خوش اخلاق اور باسلیقہ۔ شائستہ کہلانے لگیں۔

اے خداوند دو عالم میری باتوں میں تاثیر دے کہ میرے قومی بھائی خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اور ان میں احساس کا مادہ پیدا ہو۔

آمین

(باقی آئندہ)

راقمہ بنت ملک مولابخش از گورالی

ضلع گجرات

ضروری اطلاع

قادیان میں چندہ بھیجنے والے احباب ہمیشہ ان ہدایات کو مدّ نظر رکھیں۔

(۱) لنگرخانہ کا چندہ حضرت اقدس کے نام بھیجیں۔ اور دوسری مدات کا روپیہ آپ کے نام ہرگز نہ بھیجیں۔

(۲) مدرسہ کا چندہ بنام امین مدرسہ تعلیم الاسلام۔ میگزین کی خریداری کا اور اشاعت اسلام کا روپیہ بنام مینجر ریویو آف ریلیجنز۔ زکوٰۃ کا روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ۔ بہشتی مقبرہ کے متعلق کل روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ آنا چاہیئے۔ اور کسی شخص کے نام پر نہ آنا چاہیئے۔

(۳) خط و کتابت مدرسہ کے متعلق کل بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ اور بہشتی مقبرہ یا وصیتوں کے متعلق و یا وصیتوں کا بھیجنا بنام سکرٹری م . . . مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہونی چاہیئے۔

اطلاع

اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اُسکو چاہیئے کہ جو پرچہ نہیں پہونچا وہ پرچہ اخبار کی تاریخ اشاعت تک طلب کریں ورنہ بعد میں وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا۔

استفسار اور انکے جواب

السلام علیکم

احادیث ذیل کا کیا مطلب ہے مفصل جواب تحریر فرماوین

کرمداد خان سکنہ دوالمیال
ضلع جہلم براہ کھوڑہ

الجواب وعلیکم السلام آپکا خط مجھے مولوی صاحب نے بنا بر جواب دیا ہے اور اسکی تقریر مجھے زبانی بیان فرمائی ہے یعنے اسکو اپنے طور پر اپنے لفظون مین بیان کیا ہے۔

مین آپکے سوالات کو اول لکھکر پھر جواب اسکا لکھون گا۔ بعون اللہ وحولہٖ وقوتہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ - تاکہ سوال کے ساتھ جواب ہونیکے سبب سمجھنے مین سہولت ہو سوال جواب کیلئے س - ج - لکھا گیا۔

س ۱ - آفتاب عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے - فانھا تذھب حتی تسجد تحت العرش - بخاری حالانکہ آفتاب کہین بھی غروب نہین ہوتا۔

ج - لفظ سجدہ اور لفظ عرش کے معنے نہ سمجھنے اور عدم موقع شناسی کے سبب یہہ سوال کیا گیا ہے - اسلئے مین ان دونون لفظون کے معنے پہلے بیان کردیتا ہون - سجدہ کے معنے ہین فرمانبرداری اور یہ سجدہ متعارف یعنی زمین پر سر رکھنا وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا ۱۳ پ

اللہ تعالے کو ہی سجدہ کررہے ہین ہر آن مین جو کچھہ آسمانون اور زمین مین ہین - بعض پسند کرکر اور بعض ناپسند کرکر - [illegible] - اب اگر سجدہ کے معنے اسی متعارف سجدہ مین ہی محدود کئے جاوین - تو کوئی مکان اپنے پالون پر کھڑا نہ رہے اور تمام درختون کے سر زمین کے ساتھہ لگے ہوئے کسی وقت ہمکو بھی نظر آوین - اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ کے معنے زمین پر سر رکھنے کے لئے ہے مخصوص نہین -

عرش کے معنے ہین سلطنت اور دربار شاہی - مثلاً کہا جاتا ہے کہ ہمارے قیصر ایڈورڈ تخت نشین ہین تو اسکے معنے یہہ تو نہین کہ وہ اسوقت کسی لکڑی یا چاندی یا سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہی ہین جیسے وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ ۱۳ پ جب یوسف علیہ السلام نے اپنے مان باپ کو دربار شاہی تک پہونچا کے عزت دی سو اسکے معنے یہہ تو نہین ہوسکتے کہ اسکے مان اور باپ دونون بادشاہ کے ساتھہ اوسکی کرسی یا تخت پر بیٹھہ گئے - یعنے ایک ہی کرسی یا تخت مین تینون بیٹھہ گئے - حالانکہ یہہ بات غلط ہے - کہ حضرت یعقوب کی بی بی بھی بادشاہ کے پاس بلا لحاظ پردہ و بلا لحاظ محرم نامحرم بیٹھہ گئے ہون - بلکہ اتنے بڑے دربار مین جہان علاوہ بادشاہ درباری و اہلکار و اہل حوائج مختلف قسم کے موجود ہین - بلا لحاظ شرم وحیا کے (جو شریف اور معزز اور پاکدامن عورتون کا فطرتی تقاضا ہے) بی بی صاحبہ چلی گئی ہون بلکہ غرض یہ ہے کہ مردون کی ملاقات عزیز مصر سے اور مستورات کی شاہی محلون مین ہوگئی -

اسی طرح وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ ۱۲ پ اللہ تعالے کی سلطنت تمام پانیون پر بھی ہے کیا اسکے یہ معنے ہوسکتے ہین کہ خدا کا تخت پانی پر بچھا ہوا تھا - غرض عرش کو ایک معنی مین محدود کرنا غلطی ہے - موقع شناسی - ہر ایک لفظ کے لئے موقع شناسی بھی ضروری ہے کیونکہ الفاظ اپنے معنے مین وسیع ہوتے ہین مثلاً اگر کوئی ہاسی (ناس خور پارٹی کا) آریہ نوکر کو کہدے کہ گوشت لاؤ تو نوکر اوس کو یہ عذر ہرگز نہین کرسکتا کہ ابھی بوچڑخانہ (گائے کے گوشت کی جگہ) مین گوشت نہین آیا -

پس اب معنے اس حدیث کے یہ ہوئے کہ آفتاب بھی اللہ تعالے کی سلطنت اور حکومت کی فرمانبرداری مین چل رہا ہے ذرہ بھر بھی اوسکی فرمانبرداری سے الگ نہین ہوتا -

س ۲ - وہان قرن شیطان ہے کیونکہ بموجب حدیث کے طلوع آفتاب قرن شیطان سے ہوتا ہے -

ج ۲ - یہان بھی معانی کے محدود کرنے مین غلطی واقع ہوئی - قرن کے معنے طاقت بھی ہین جیسے الم یروا کم اھلکنا قبلھم من قرن مکنٰھم فی الارض ما لم نمکن لکم ۷ پ کیا یہ منکر لوگ اتنا بھی نہین سوچتے کہ ان سے پہلے ہم نے کسقدر قرن (طاقتین) ہلاک کین - (آگے خود اللہ تعالے قرن کے معنے سمجہانیکے لئے فرماتا ہے کہ) یعنے اون قرنون کو تمسے بڑھ چڑھ کر طاقت دی تھی - چونکہ مشرکین آفتاب پرستی کرتے ہین - چنانچہ عموماً ہنود کو تو آپنے کہلا کہلا صبح کو بعد نہانے کے پرستش کرتے دیکھا ہی ہوگا مگر آریہ لوگ بھی عبادت کے وقت اپنا موبہہ مشرق کو ہی کرتے ہین اگرچہ بظاہر مدعی توحید ہین - اور عیسائی بھی آفتاب کو ہی متبرک سمجھتے ہین - کیونکہ انہین بھی یکشنبہ کی ہی عظمت مانی جاتی ہے اصل مین سبت ایک ایسا عظیم الشان قابل عظمت دن ہے کہ بموجب توراۃ کے اوس روز کوئی کام کرنا جائز نہین - چنانچہ آجتک یہود کا اسی پر عملدرآمد ہے - اور یہود لوگ تمام سامان ضروری خورد و نوش جمعہ کے روز سبت کے لئے طیار کر رکھتے ہین تاکہ شنبہ کے روز (سبت کو) کسی چیز کی ضرورت کے وقت حرج واقع نہ ہو اسی واسطے یہود جمعہ کے دن کو تیاری کا دن کہتے ہین - پس بموجب احکام توریت کے ہفتہ کا روز انکا سبت اور تعظیم کا دن تھا - مگر عیسائی بجائے روز شنبہ کے اتوار کی تعظیم کرتے ہین جسکو سنسکرت مین آدت وار (اتوار) یعنے سورج کا دن اور انگریزی مین سنڈے سورج کا دن کہتے ہین آدت کے معنے آفتاب ہین اور سن کے معنے بھی آفتاب اور ڈے کے معنے ہین دن یعنے سورج کا دن - چونکہ آفتاب کے ساتھہ مشرکین کا تعلق ہے اسلئے فرمایا کہ آپ لوگ (موحدین) اس سے پرہیز کرین کہ اس کے طلوع کے وقت شیطان کی طاقت یعنے شرک ہوتا ہے یعنے مشرک اسوقت شرک کیا کرتے ہین اسیواسطے نماز فجر وعصر اوسوقت جائز نہین -

س ۳ فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوصیہ الی الکھان - اس حدیث مین شیاطین کا سماع ملائکہ سے ثابت ہے جو نہایت سخت اعتراض ہے کہ اللہ تعالے جن جن امور کا اخفا چاہتا ہے - شیاطین اطلاع پاکر نجومیون کو بتادیتے ہین -

ج ۳ - یہان شیاطین - ملائکہ اور ال کے الفاظ قابل غور ہین -

شیطان نام ہے خبیث روح خدا تعالے سے دور ہلاک ہونے والے کا اور یہہ لفظ شریر انسان پر بھی بولا جاتا ہے جیسے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ ۱ پ جب وہ منافق اپنے سرداروں پاس جاتے ہین جو بڑے مفسد اور شریر ہین - وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ۸ پ

اور اسی طرح ہمنے ہر ایک نبی کے دشمن بنائے وہ لوگ جو پہلے ہی خدا سے دور اور ہلاک ہونیکے لئے تیار تھے انس اور جن اسیطرح اسکے بالمقابل پاک ارواح ملائکہ اور اون کے اظلال نیک لوگونپر بھی لفظ ملک مستعمل ہوتا ہے - جیسے اِنْ ھٰذَآ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ ۱۲ پ یہ (یوسف) تو ایک ملک ہے جو قابل تعظیم وتکریم ہے -

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْکُمْ مَّلٰٓئِکَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ۲۵ پ - اگر ہم چاہین گے تو تمہین مین سے ملائک کو اس ملک کا خلیفہ (بادشاہ) بنادین گے -

لفظ ال استغراق کے لئے ہوتا ہے جیسے الحمد للّٰہ تمام تعریف اللہ تعالے کے لئے ہے یا تعریف مخصوص کیلئے - جیسے یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ۲۳ پ

اے داؤد ہم نے تجھے اس ملک کا بادشاہ بنادیا پس اب معنے صاف ہوگئے یعنے شریر لوگ دربار نبوی سے باتین سنکر اور لوگون کو جاکر بتلاتے ہین اور وہ اس مین اپنا تصرف کرکر بات کو اُلٹا دیتے ہین اس مضمون کو اللہ تعالے نے قرآن مجید مین بھی بارہا بیان فرمایا ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لَمْ یَاْتُوْکَ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ ۶ پ جھوٹ بنانے کیلئے یہ جاسوس ہین - بلکہ جو لوگ تیرے پاس نہین آیا کرتے یہ تو اون کے بھی جاسوس ہین -

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۸ پ

اور اسی طرح ہمنے ہر ایک نبی کے لئے دشمن بنائے ہین وہ لوگ جو پہلے ہی شریر تھے اور خدا سے دور تھے - امرا اور معمولی آدمی وہ ایک دوسرے کو دھوکہ دہی کے لئے باتین جھوٹی بناکر پہونچاتے ہین -

س ۴ حدیث کا یہ جملہ ان الملٰٓئکة تنزل فی العنان ثابت کرتا ہے کہ نزول ملائکہ ابر مین ہوتا ہے - حالانکہ فرشتے ہر روز اترتے ہین مگر ابر ہر روز موجود نہین ہوتا -

ج ۴ یہان بھی کچھہ تو غلط فہمی لفظ ال کے معنے سے ہوئی اور کچھہ اس لئے کہ اقسام ملائک کا لحاظ نہین کیا گیا - ملائک بہت قسم ہین - بعض زمینی ہین بعض عالین ہین جیسے اللہ تعالے نے فرمایا

اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۲۳ پ

تو نے تکبر کیا ہے - یا

تو ملائک عالین مین سے ہے پھر بعض انسان کے ساتھہ پھر بعض بارش کے ساتھہ نازل ہوتے ہین بعض خاص خاص ابرون کے ساتھہ آتے ہین جیسے ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ ۲ پ

اب تو ان کو کوئی بھی انتظار نہین صرف یہی انتظار ہے کہ اللہ تعالے مع ملائک ابر کے سایون مین آجاوے - بعض ملائک کلام الہی کے ساتھہ اترتے ہین جیسے فرمایا

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ ۱۴ پ - اللہ تعالے فرشتون کو کلام اپنا دیکر نازل کرتا ہے - بعض بعض روح کے لئے اترتے ہین رحمت کے یا عذاب کے جیسے فرمایا تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا ۱۴ پ ہمارے بھیجے ہوئے

ملائک اسکا قبض روح کرتے ہین غرض ملائک اقسام ہین اور ہر ایک کام کے لئے علیحدہ علیحدہ قسم ہے پس جو بادلون کے اترنے والے ہین وہ ابر کے ساتھ اترتے ہین - اب عبارت مذکور کے معنے ہوئے کہ ملائک جو موکل ہین بارش پر وہ بارش کے ساتھ اترتے ہین-

س۵ امر بقتل الاوزاغ روایت ہے، جب حضرت ابراہیم آگ مین ڈالے گئے تو وزغ پھونکین مارتا تہا- اسواسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مار ڈالنے کا حکم فرمایا کیا ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تھے- اور وزغ کی پھونکون سے آگ بھڑک سکتی تہی کیا وزغ مین مخالفت انبیاء کا مادہ ہے-

ج ۵- حضرت ابراہیم آگ مین نہین ڈالے گئے بلکہ آگ مین ڈالنے کا ارادہ کیا گیا- جیسے قرآن مجید مین ہے قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ- کافرون نے کہا اس (ابراہیم) کو جلا دو یہی تمہارے ٹہاکرون کا (جو توڑے گئے) بدلہ ہے اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو ہم نے کہا- اے (جنگ کی) آگ ٹھنڈی ہو جا ابراہیم کی سلامتی کے لئے (نتیجہ یہ ہوا کہ) انہون (کافرون) نے حضرت ابراہیم کے ساتھ ارادہ جنگ کرنیکا کیا تھا مگر ہمنے اون کو اس ارادہ جنگ مین نامراد اور ناکام کر دیا- یعنے وہ حضرت ابراہیم کے ساتھ اس جنگ (ارادہ) مین ناکام رہے نار کے معنے جنگ کے بہی ہین- جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ پ جب کبھی یہود لوگ جنگ کی آگ سلگاتے اللہ تعالےٰ اسکو بجہا دیتا تہا-

وزغ کے معنے ہین گرگٹ جو رنگ بدلتا ہے اور ایک حال پر قایم نہین رہتا یہی حال ہے منافق کا- پس وزغ یعنے منافق ایک ہی نبی کا دشمن نہین تہا- بلکہ اس قسم کے لوگ ہمیشہ انبیاء کے دشمن رہے ہین اور ہمیشہ انبیاء کی ایذا اور قتل کے درپے رہے ہین- اور ہمیشہ انبیاء کے خلاف جنگون کی تیاریان کراتے اور پھونکون سے جنگ کی آگ سلگاتے رہے اور رہے گے يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ پ- وہ چاہتے ہین کہ خدا کا نور پھونکون سے بجہا دین- اور ان لوگون مین عداوت انبیاء کا مادہ نفاق موجود ہے- لہذا یہ قابل قتل ہی ہمیشہ ہین- جیسے فرمایا لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا پ۱۰ اگر منافق لوگ غزوہ تبوک مین) تمہارے ساتھ نکلتے تو تمکو ضرور ضرور نقصان پہونچاتے- إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ پ۱۰ اگر تم کو کوئی خوبی پہونچے تو اونکو بہت بری لگتی ہے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ پ۲۸ وہ (تمہارے) دشمن ہین- ان سے اپنا بچاؤ کر مارے انکو خدا کی مار- كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا پ۵ جب کبھی اون کو موقع ملے کہ تم سے الگ ہو جاوین اور تمہارے دشمنون کے ساتھ ملکر تم سے لڑائی کرین تو ضرور اس مین الٹے پڑینگے- فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ پ۵ سو انکو پکڑو اور قتل کرو-

س۶ عن قتل جنان البیوت- گھر کے سانپون کو جن سمجھکر قتل نہ کرنا تناسخ کی ایک شاخ ہے اور مسلم کی روایت مین تین مرتبہ تنگ کرنے کے بعد مارنے کا حکم ہے کیونکہ وہ کافر ہے سانپ موذی لایعقل کو کفر ایمان سے کیا کام- اگر جنات ہین- تو ہمارے مارنے سے مریگا ہی نہین کیونکہ شیطان بموجب نص قیامت تک نہین مریگا-

ج ۶- گھر کے سانپ جسکو جن کہا گیا ہے وہ باریک زہریلا سانپ ہے جسکو سنگ کہتے ہین- اسکو بک لخت جلدی کے ساتھ مارنا منع فرمایا- اسلئے کہ بعض سانپ سخت زہردار ہوتے ہین اون کے مارنے سے اپنی جان کا خوف ہوتا ہے اگرچہ وہ مر ہی جاوین چنانچہ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ جب وہ گھر مین گیا تو اوسکی عورت دروازہ کے باہر کھڑی تھی اوسکو عورت کی بے پردگی سے غیرت آئی اوسکو نیزہ سے قتل کرنے لگا تو اوس نے عذر کیا کہ اندر سانپ ہے اس نے نیزہ سے سانپ کو مار ڈالا - راوی کہتا ہے کہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ پہلے مر گیا یا سانپ دوسرا گھرون مین عموماً جگہ تنگ ہوتے ہی ممکن ہے کہ مارتے مارتے سانپ کو اسکے کاٹنے کا موقع لگ جاوے - تیسرا گھر مین عورتین بچے بھی ہوتے ہین ایسی افراتفری مین ممکن ہے- کہ سانپ کسی کو کاٹے- لہذا اس کے نکالنے کے لئے تین روز دوائی دوا الوام- جیسے گوگل وغیرہ اور دعا سے کام لے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اسکے قتل کی کوشش کرے کیونکہ اتنے عرصہ مین یہ اپنے عیال وغیرہ کا انتظام بھی کر لیگا اور سامان بھی نکال سکیگا- جس کے پیچھے سانپ کے چھپ جانیکا احتمال ہوتا ہے-

جن کا لفظ بہت وسیع ہے جس جس جگہ اسکا استعمال ہوا اوس جگہ کسی قسم کا کوئی اخفا ضرور ہوتا ہے- مثلاً جنین بچہ جو ابھی مان کے پیٹ مین ہے مجنون پاگل جس کی عقل پر پردہ آگیا جنّتہ باغ جسکے اردگرد دیوار لگائی گئی جنّہ ڈہال جسکے پیچھے انسان اپنے آپ کو تلوار وغیرہ سے بچانیکے لئے چھپاتا ہے- جن بڑے بڑے امرا ورؤسا جنکو عوام لوگونکے ملنیکا اتفاق کم ہو سکتا ہے- اور کوہستانی لوگ اسیطرح سانپ چینوٹے بچھو وغیرہ اشیا کو بہی جن بولتے ہین جو اشیاء زیر زمین یا دیوارون مین اپنے گھونسلے یا سوراخ بنا کر رہتے ہین-

شیطان ہر ایک انسان کا اس کے ساتھ ہی مر جاتا ہے- قیامت تک زندہ نہین رہتا- الیٰ یوم یبعثون تو شیطان کی خواہش ہے مگر اللہ تعالےٰ کا جواب تو یہ ہے کہ الیٰ یوم الوقت المعلوم یعنے وقت مقرر تک جو ہر ذی روح کے لئے اپنا اپنا وقت مقرر ہے جسکو اجل مسمیٰ بہی فرمایا ہے-

دوسرا یبعثون کے معنے قیامت کے نہین بلکہ ایک بعثت انسان کے تزکیہ تام کے ساتھ ہی ہوتی ہے یعنے جب تک وہ کامل متقی نہین بن جاتا شیطان بہی اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے بعد متقی ہو جانے کے اسکا شیطان بہی بدل جاتا ہے- اور اسکا تسلط متقی پر نہین رہتا- إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ پ۱۴ میرے بندون پر تیرا غلبہ ہرگز نہ ہوگا- چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- میرا شیطان مسلمان ہو گیا یہہ نظارہ عام طور پر نظر آرہا ہے کہ بدمعاشون کے دوست بدمعاش ہوتے ہین اور نیکون کے نیک- کبھی کسی متقی کا دوست کوئی چور زانی شرابی وغیرہ نہین ہوا کرتا و بالعکس پس نص قرآنی شیطان کی دوام زندگی کے لئے نہین ہے

س۷- فان شدة الحر من فیح جہنم دنیا مین سردی گرمی کا بڑہنا گھٹنا موافق اس حدیث کے دوزخ کی سرد گرم ہونے پر موقوف ہے جیسے لہا بنفسین سے ظاہر ہے مگر یہ خلاف مشاہدہ ہے پھر تمام دنیا پر اثر اسکا یکسان نہین- آگ بغیر ایندھن کے تیز نہین ہوتی اور دوزخ کا ایندھن آدمی ہین وقودها الناس والحجارة اور آدمی بعد حساب داخل دوزخ ہون گے-

ج- لفظ من اسجگہ بعضیت یا علت کے لئے نہین بلکہ اسکے معنے ہین سخت گرمی دوزخ کی گرمی کی جنس سے ہے- جیسے دوزخ کی آگ سے تکلیف ہوتی ہے اسکی نظیر قرآن مجید مین موجود ہے- وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا پ۲۱ اللہ تعالےٰ کے نشانون مین سے ہے کہ تمہاری بی بیان تمہاری ہی جنس سے پیدا کین اس کے معنے یہہ تو نہین ہو سکتے کہ تمہاری بیویان تم مین سے ہی پیدا کی گئین- کیونکہ اس طرح تو وہ بیٹیان ہونی چاہئین جو حرام ہین-

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ کے یہہ تو معنے نہین کہ دوزخ کا ایندھن آدمی اور پتھر ہین-

یعنے جب یہ ڈالے جاوینگے تو آگ اوسوقت بھڑکے گی- بلکہ اس کے معنے ہین کہ دوزخ کے بھڑکنے اور تیز ہونے کا سبب وہ تعلق ہے جو مشرک لوگون کا اون پتھرون یعنے بتون کے ساتھ ہے یہی لفظ ال الناس اور الحجارة پر موجود ہے یعنے آدمی مشرک اور پتھر بت خلاصہ یہہ ہے کہ دوزخ کے بھڑکنیکا موجب شرک ہے جو ظلم عظیم ہے-

س۸- اشتکت النار الیٰ ربها

ج۸- ہر ایک چیز کی شکایت کا رنگ الگ ہوتا ہے مثلاً کاشتکار کو شکایت عدم بارش کی ہوتی ہے اور کمہار کو شکایت بارش کی- اسی طرح غلہ فروش کو شکایت ارزانی کی- اور دوسرے لوگون کو شکایت گرانی کی- ہر ایک جنس کی شکایت اسکے مناسب حال ہی ہوا کرتی ہے پس دوزخ کی شکایت بھی اوسکے حسب حال ہوگی-

حکیم فضل دین از قادیان

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب -

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھ سے ایک شخص ہندو نے جواب پوچھا ہے اپنے آقا سے انکا جواب منگوا دو سو التماس ہے کہ جواب بذریعہ الحکم تحریر فرماوین-

(۱) قادر مطلق کے کیا معنے (۲) روح ازلی ہے یا فانی اور ازلی کے کیا معنے- (۳) رحم و عدل کے کیا معنے-

خادم نصیر بیگ جمعدار ۱۲۱ انفنٹری جہال (؟)

السلام علیکم- مولوی صاحب نے مجھے آپکا خط